



WWW.KITABNAGRI.COM

صوفیہ مہر

توہارے پاس میں تھی

کتاب نگری

"حاصل" اور "لا حاصل" کے دائرے میں گھومتے ہمیشہ اذیت اور دکھ
"حاصل" کو نصیب ہوتے ہیں اور "لا حاصل" بڑی شان سے تمام تر جذبات
پر مسکراتے ہوئے حکومت کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔"

EDIT BY AREEBA SHAHID

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

تمہارے پاس میں تھی

Kitab Nagri Special Novel

رائیٹر: صوفیہ مہر

پیش لفظ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میں یہ سٹوری "میرے پاس تم ہو" سے متاثر ہو کر لکھ رہی ہوں۔۔۔ خلیل الرحمان صاحب نے کمال کا پلاٹ پیش کیا ہے۔۔۔ اور ایسی کہانیاں صدیوں بعد رائیٹرز کے قلم سے نکلتی ہیں۔۔۔ اس کہانی میں، میں extreme love کے بعد آنے والی problems کو highlight کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ انسان محبت کی وادی میں قدم رکھ تو لیتا ہے مگر وفاداری کے سارے سبق بھول جاتا ہے۔۔۔ میں اپنے نکتہ کو کس حد تک اجاگر کرنے میں کامیاب رہی ہوں۔۔۔ بتائے گا ضرور۔۔۔

صوفیہ مہر

"تمہارے پاس میں تھی"

رائیٹر: صوفیہ مہر

دسویں اور آخری قسط

"چلو پہلے ہماری مٹھی گرم کرو پھر تمہیں تمہاری شریکِ حیات کو دیکھنے کا موقع دیں گئے۔۔۔۔۔" ہما بھابی کے ساتھ مہک اور دوسری کزنز بھی مل گئیں۔

"تم تو اس سائیڈ آؤ۔ بھائی کی سائیڈ پر ہو یا ان لوگوں کی۔۔۔" عمر نے مہک کو گھورتے ہوئے کہا جو ایک پل میں دلہن کی سائیڈ پر ہو جاتی اور دوسرے پل میں دولہا کی سائیڈ پر۔۔

"نہیں ہر گز نہیں پہلے پیسے نکالو۔ دیکھ لو یہ نہ ہو سب کھانا کھا کر آجائیں اور تمہیں اپنے ساتھ بناد لہن کا دیدار کیے رخصت کروا کر لے جائیں فیصلہ تمہارا اپنا ہے۔۔۔۔۔" مہک نے بے مروتی کی انتہا دیکھتے ہوئے کہا۔

نکاح کے بعد سب لوگ ہال میں کھانا کھانے کے لیے چلے گئے تو عمر کو اس کی تازہ ترین سالیوں نے گھیر لیا اس کا ارادہ تھا جا کر فٹ سے عائشہ سے مل آتا ہے مگر راستہ میں ہی پکڑا گیا۔ اب دو طرح کی چوائس تھی یا تو بننا عائشہ سے ملے واپس آ جاتا یا پھر ان کی ڈیمانڈ پوری کر دیتا۔

"اللہ تم جیسی تو بہن اسپیشلی کسی کو نہ دے۔۔۔۔۔" وہ والٹ سے چند نوٹ نکالتے ہوئے بولا۔

"مگر تمہیں تو مل گئی ہے ناں۔۔۔۔؟" مہک نے بنا اس کی اموشنل بلیک میلنگ میں آئے افسوس سے کہا۔

"چلو اب ہٹو بھی۔۔۔۔" عمر نے ان کو سائیڈ پر کرنے کی کوشش کی۔

"آپ کے پاس صرف 10 منٹ ہیں۔۔۔" ہما بھا بھی نے جیسے اس کی پشتوں پر احسان کرتے ہوئے کہا تو وہ براسا منہ بناتا عائشہ کے کمرہ کی جانب بڑھ گیا۔

دروازہ پر ہلکی سی دستک ہوئی تو عائشہ جو کرسی پر ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ایزی ہو کر بیٹھی تھی جٹ سے آنکھیں کھول کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی کیونکہ اتنی تمیز تو اس کی کزنز میں ہے نہیں تھی کے باقاعدہ دستک دیتیں تو سو اس کو لگا کوئی اور ہو گا۔۔۔

دروازہ کھولتی شخصیت کو دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے عائشہ کا دل دھڑکنا بھول گیا۔

"السلام علیکم۔۔۔۔" وہ دھیرے سے پاس آ کر بولا تو وہ مسکرا دی۔

"میرے خیال سے ابھی تک تمہارے ہاں سلام کا جواب دینا کارواج نہیں آیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔

اچھا by the way نیارشتہ مبارک ہو "مسسز عائشہ عمر"۔۔۔ عمر نے اس پر نگاہیں جماتے ہوئے کہا تو اس کی نگاہیں مزید جھک گئیں۔

"ویسے یہ رونی شکل اور یہ شرم۔۔۔؟ کچھ combination نہیں بن رہا۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے اسی کے الفاظ اس کو لوٹا رہا تھا۔

"ہیں کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟ وہ یک دم چیخی

میں اور تم سے شرمناؤں no way؟" وہ اپنے ہی عکس کو آئینہ میں دیکھ کر بولی۔

"اچھا تو پھر یہ نیچے سے تم اپنے گم شدہ پیسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔؟" وہ اب اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔

"عمر حیات تم نا بہت ہی واہیات ہو۔۔۔۔؟" اس کو سمجھ نہیں تھی آرہی وہ بولے کیا۔۔۔۔

"مگر اب تو تمہارا اثر یک حیات ہوں۔۔۔۔" وہ مزے سے بولا

"جی یہ آپ کی خوش قسمتی ہے۔۔۔۔" وہ بھی ترکی بہ ترکی بولی۔

"اچھا کیسے۔۔۔۔؟" عمر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں تمہارے پاس میں ہوں۔۔۔۔" وہ ہنسی۔

"تو اس میں اتنا خوش قسمت ہونے والی کیسے بات ہوئی،۔۔۔۔؟" وہ اس کے ہاتھوں میں سرخ کانچ کی چوڑیاں پہنارہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کیونکہ میری سوچوں، دعاؤں اور تمام تر آرزوؤں کا محور بس تم ہی ہو میری محبت خالص تمہارے لئے ہے اس میں آج تک کسی اور کے خیال کی بھی ذرا برابر ملاوٹ نہیں شامل ہوئی اور نہ ہی ہوگی تو تم پھر خوش نصیب ہوئے نا۔۔۔۔؟" وہ سرخ چوڑیوں کو اپنی کلائی میں سجاتے ہوئے عمر کو دیکھ کر بولی۔

"ہاں جی پھر تو میں خوش نصیب ہوں۔۔۔۔" وہ ہلکا سا ہنسا۔

"دیکھو ہمارا جوڑ کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔" وہ اب اس کا رخ آئینے کی جانب موڑتے ہوئے بولا جہاں اس کا عکس عمر کے سنگ مسکرا رہا تھا ایک دم اس کی آنکھیں بھگینے لگ گئی۔

"ارے آج پھر برسات۔۔۔۔؟" عمر نے اس کی چوری پکڑ لی مگر وہ کچھ چپ رہی شاید ان 3 بولوں کا اثر تھا کہ اس کی فڑاتے بھرتی زبان کو چپ لگ گئی۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔" وہ اس کو نظر بھر کر دیکھتے ہوئے بولا وہ اس قدر قریب کھڑا تھا اس کے عائشہ کو لگا اس کی سانسوں اور دل کے دھک دھک کی بھی آواز اس تک جا رہی ہے اس سے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا۔

"بس ٹائم ختم۔۔۔۔" باہر سے ہما بھا بھی کی آواز دستک کے ساتھ ابھری تو عمر کے منہ کا زاویہ بدل گیا۔

"اب تم عمر حیات کی حیات ہو اور مجھے بالکل نہیں پسند ان آنکھوں میں نمی آئے۔۔۔۔؟" وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اوپر کرتے ہوئے بولا تو عائشہ نے سر ہلا دیا وہ اس کو نم آنکھوں سے مسکراتے دیکھ کر مسکرایا اور پھر دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو finally تم نے شادی کر لی۔۔۔۔؟" اس کے لہجے میں دکھ اور طنز دونوں تھے۔

"شادی نہیں نکاح۔۔۔۔" وہ کسی مجرم کی طرح نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔

"اصل تو نکاح ہی ہوتا ہے ناں؟ یہ رسمیں تو دنیاوی ہیں۔۔۔۔" اس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ پوچھ رہی ہے یا بتا رہی ہے۔

"ویسے اب کیوں آئے ہو میرے پاس۔۔۔؟" وہ وارپہ وار کرتی جا رہی تھی۔

"میں تمہارا بہت انتظار کیا۔۔۔" وہ صفائی دیتے ہوئے بولا۔

"اگر انتظار کرتے ہوتے تو" یوں "نہ کرتے۔۔۔؟" وہ زور دیتے ہوئے بولی۔

"میں اس کو زبان دے چکا تھا۔۔۔" وہ مسلسل کٹھرے میں کھڑا تھا۔

"زبان تو مجھے بھی دی تھی تم نے۔۔۔؟" وہ پھر سے طنز کا تیر چلا گئی۔

"مگر تم اپنا کوئی نشان بھی تو نہیں دے گئی تھی۔۔۔" وہ حقیقت بیان کر رہا تھا۔

"ڈھونڈ سے تو خدا بھی مل جاتا ہے عمر۔۔ اور آج کل کے دور ہر چیز گوگل پر ہے۔۔ میں بھی تو تمہیں بنا کسی

رابطہ نمبر کے ہی ڈھونڈا ہے نا۔۔۔؟" سحر نے اس کی حقیقت کو ایک اور حقیقت سے روشناس کروایا۔۔

"ذرا یاد کرو تم نے کیا کہا تھا اور میں کیا کہا تھا۔۔۔۔؟" وہ اس کو ماضی یاد دلارہی تھی۔

"مجھے یاد ہے سب۔۔۔" وہ شرمندگی سے بولا۔

www.kitabnagri.com

"میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کو شرمندہ دیکھ کر بولی۔

"میں اپنی غلطی کا ازالہ ضرور کرو گا سحر۔۔۔" وہ ایک جذب سے بولا۔

"اچھا کیسے۔۔۔؟" وہ دل چسپی سے پوچھنے لگی۔

"یہ تو مجھے نہیں پتہ ابھی۔۔۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا میری زندگی کی سحر تم سے ہی ہے۔ چندرات کے لمحوں کے زیر اثر آگیا تھا میں لیکن اب غلطی کا کفار ادا کرو گا میں۔۔۔" وہ اس کو یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"چاہے اس کفار کے چکر میں ایک اور غلطی کر دو۔۔۔؟" وہ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ زہین بھی تھی۔
اس نے سنا تھا جب حسن اور ذہانت یکجا ہوتے ہیں تو مت مار دیتے ہیں عمر کو لگا وہ کبھی اس کے سوالات کا جواب نہیں دے سکے گا۔

"بہر حال کچھ ایسا مت کرنا جو کسی کا دل توڑ دے۔۔۔ ایک دل تو already تم توڑ چکے ہو۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں ہنسی اور اپنا بیگ اٹھا کر چل دی۔

"سنو۔۔۔!" وہ اپنا ٹوٹا ہوا دل اور اس چہرہ لیے کالج کی بیک سائیڈ کی طرف بیٹھا تھا تو ایک جانی پہچانی آواز نے اس کو پکارا۔
www.kitabnagri.com

"آپ۔۔۔؟" وہ اس کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کے خوشی و حیرت کے سمندر میں ڈوب گیا۔

"ہاں۔۔۔ میں۔۔۔"

کچھ بات کرنی تھی تم سے۔۔۔" وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔

"جی ضرور۔۔۔ آپ کہیے۔۔۔" وہ خوشی سے اپنے ساتھ بچہ پر جگہ بناتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہے مجھے تمہاری چاہت کا یقین کر لینا چاہئے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"آپ مذاق تو نہیں نہ کر رہیں۔۔۔؟" اس کو لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہا ہے۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔" وہ اس کی بات نفی کرتے ہوئے بولی۔

"مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔" وہ خلا میں نظریں جماتے ہوئے بولی۔

"کون سی شرط۔۔۔؟" وہ سوالیہ نظریں سے اس کو دیکھنے لگا جو اپنی تمام تر خوبصورتیوں سمیت اس کے سنگ بیٹھی تھی۔ وہ جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی لاپرواہ۔ اس کو کوئی اپسرا محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے ابھی تمہارے ساتھ نہیں چلنا۔۔۔ تمہیں امید دے رہی ہوں۔ تمہارا ہاتھ نہیں تھام رہی۔۔۔ اس ہاتھ کو تھامنے کے لئے تمہیں انتظار کرنا ہو گا۔۔۔" وہ اس کو اپنا ہاتھ دیکھاتے ہوئے بولی۔

"میں سمجھا نہیں۔۔۔؟" اس کی باتیں وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بات تو آسان کی ہے میں نے۔۔۔" وہ ہنسی

"بات صاف ہے میں صرف محبت کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔ میں نے جس سے محبت کا جذبہ رکھنا ہے اس کو اپنی زندگی میں بھی شامل کرنا ہے۔۔۔ اور ابھی ہم دونوں بہت چھوٹے ہیں نہ ہی میرے والدین نے میری شادی کر دینی ہے اور نہ ہی تمہارے والدین نے۔ اس لیے میں چاہتی ہوں جب ہم دونوں کی اسٹڈیز مکمل ہو

جائیں تب تم عزت دار طریقے سے میرا ہاتھ مانگنے آؤ۔۔۔۔۔" وہ جتنی خوبصورت خود تھی اس سے زیادہ خوبصورت اس کی سوچ تھی۔ وہ دلچسپی سے اس پر نظریں جمائے اس کو سن رہا تھا۔

"راستہ بہت کٹھن بھی ہے اور لمبا بھی چل لوگے نا۔۔۔۔۔؟" وہ اس کو امید کا جگنو دیتے ہوئے راستے کی خوفناکی سے بھی آگاہ کر رہی تھی۔

"میں آپ کا انتظار زندگی بھر کر سکتا ہوں پر آپ کوئی اسرا تو دیتی جائیں نا۔۔۔ کوئی رابطہ۔۔۔" وہ التجا کرتے ہوئے بولا۔

"سچی محبت کو آسے اور رابطے کی ضرورت نہیں ہوتی اور ہاں میں زبان دی ہے تمہارے ساتھ چلوں گی سحر اپنی زبان سے نہیں پھرتی۔ یقین رکھو۔ اور ہاں تلاش کرنا کون سا کسی کو مشکل ہے میں بھی تو اسی شہر میں رہتی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتی ہوں اگر میں کسی اور کی ہونے لگی تو تم سے پہلے رابطہ کر لوں گی کے آجاؤ مجھے اپنانے۔۔۔ اور ہاں تم بھی اپنی بات پر قائم رہنا بس میرے ہی رہنا۔۔۔۔۔" وہ اس کو زندگی کی نوید سناتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمر کو لگا جیسے اس میں پھر سے کسی نے روح پھونک دی ہو۔۔۔

وہ مسلسل اپنی اور سحر کی ہونے والی آخری گفتگو کو یاد کر رہا تھا۔ جو لڑکی اس کو جینے کی وجہ دے گئی تھی آج اس سے جواب طلب کر رہی تھی۔

"اف، یہ میں نے کیا کر دیا۔ سحر تم اس موڑ پر میری زندگی میں واپس آ جاؤ گی میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔ تم جانتی ہو عمر نے محبت صرف سحر سے کی ہے میں بس عائشہ کی محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ مجھے ہر موسم میں

خوشی اور سکون تو تمہارے ساتھ چلنے سے ہی ہے۔۔۔ میں کیا کر دیا۔ نہیں، نہیں میں تمہیں کھو نہیں سکتا اب دوبارہ۔۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔" وہ خود سے الجھتے ہوئے بولا۔

عجیب موڑ پر آگئی تھی زندگی وہ راستہ جن چکا تھا مگر اب اس پر چلنا نہیں تھا چاہتا۔۔۔

پہلی محبت آزمائش بن کر سامنے آکھڑی ہوئی تھی

"عائشہ کیا لیں گی آپ۔۔۔؟" وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

"شرم تو نہیں ناں آرہی اپنی بھابھی کو نام سے پکار رہی ہو۔۔۔؟" حسام نے شرم دلانے کی کوشش کی۔

"نہیں عمر کو کبھی میں نے بھائی بولا ہے۔۔۔؟؟"

میں تو ان کو نام سے ہی پکاروں گی۔۔۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ناں عائشہ۔۔۔؟" وہ بچوں سے لہجہ میں بولی تو سب ہنسنے لگ گئے۔

www.kitabnagri.com

"نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" وہ ہنسی

"اچھا اب بس باتیں ہی کرتی رہو گی یا پھر کچھ خدمت بھی کرو گی کی پہلی دفعہ میری بیوی کی حثیت سے گھر آئی ہے عائشہ۔۔۔۔" عمر نے مصنوعی غصہ سے کہا۔

"تو آپ کر لیں ناں اپنی بیوی کی خدمت۔۔۔۔" وہ بھی ترکی بہ ترکی ہنستے ہوئے بولی

"عائشہ، یہ مستقبل میں بہت کام چور نند کارول ادا کرنے والی ہے ذرا تم بھی ظالم قسم کی بھا بھی بن کر آنا۔۔۔۔"

عمر نے ہنستے ہوئے کہا تو مہک نے پہلے غصہ سے دیکھا اور پھر زور سے ہنس دی۔

"آؤ یار میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر دیتا ہوں۔۔۔۔" وہ عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں عمر کے ہاتھ کی چائے ایسی ہوتی ہے کہ جواب نہیں آپ کو چائے سے عشق ہو جائے گا اس کی ہاتھ کی چائے پی کر۔۔۔۔" اب کی دفعہ حسام نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"ہاں بالکل ٹھیک بول رہا ہے حسام ایسی چائے ہوتی ہے نہ بندہ چھوڑ سکتا ہے نہ پی سکتا ہے۔۔۔" مہک نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"لیکن مہک ہو سکتا ہے یہ اپنے میاں کی محبت میں ان کے ہاتھ کی چائے بھی امرت سمجھ کر پی جائیں۔۔۔۔"

حسام نے ایک اور نکتہ اٹھایا مہک اس کی ذہانت کی داد دینے لگی۔

مہک اور حسام کی نوک جھونک دیکھ کر عائشہ کے لب مسکرا اٹھے اس نے عمر کی طرف دیکھا جو منتظر سا کھڑا تھا وہ تھوڑا سا پہلے ہچکچائی پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"آج تمہارے لیے عمر حیات چائے بنا رہا ہے یہ تمہارے لئے خوش قسمتی بات ہے۔۔۔۔" وہ پتیلی چولھے پر رکھتے ہوئے بولا۔

"بالکل یہ بات تو تاریخ میں سنہری الفاظ سے لکھی جانی چاہیے۔۔۔۔" عائشہ نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے شرم تو نہیں آرہی شوہر سے کام کرو اتے ہوئے۔۔۔۔؟" عمر نے اس کو شلف پر بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ ویسے آپ اور کون کون سی ڈشز بنا لیتے ہیں۔۔۔؟" وہ بنا متاثر ہوئے پوچھنے لگی۔
"مجھے بس موڈ بنانا آتا ہے۔۔"

وہ شوخ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے تھوڑا قریب ہوا۔ عائشہ کی نظریں یکدم سے جھک گئیں۔

"وہ بھی کھانے کا۔۔" وہ قریب آکر رازداری سے بولا تو عائشہ ہنس دی۔۔

"اور ہاں بیوقوف بھی اچھا بنا لیتا ہوں دوسروں کو۔۔۔۔" وہ ابھی کے تازہ ترین واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو عائشہ نے مارنے والے انداز میں پین اٹھایا۔

"بہت واہیات ہو تم عمر حیات۔۔۔۔" وہ جل کر بولی۔

"پھر بھی ہوں تو تمہاری ہی حیات ناں۔۔۔؟" وہ ہنس کر چائے کی طرف متوجہ ہوا بلاشبہ یہ ایک پرفیکٹ فیملی کا منظر تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

*

"ارے واہ۔۔ اکیلے اکیلے کس بات پر مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔؟" بھابھی نے اس کو یوں آنکھیں بند کیے مسکراتے دیکھ کر شرارت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بھابھی بس یوں ہی۔۔۔۔" وہ خفت سے بولی

"عمر کو سوچ رہی تھی تم۔۔۔؟" وہ چھیڑتے ہوئے بولیں۔ تو وہ شرماتے ہوئے سر ہلانے لگی۔

"ہاں بھئی اب تو تم اسی کو ہی سوچو گی ناں۔۔۔" وہ مسلسل اس کو تنگ کر رہیں تھیں۔

"پتہ نہیں بھا بھی ان تین بولوں میں ایسی کون سی طاقت ہے میں جیسے خود ہواؤں اڑتا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔۔۔ ایسے جیسے کسی پتے صحرا سے بندہ یک دم ٹھنڈی چھاؤں میں آجائے۔۔۔ اب وہ صرف میرا ہے۔ وہ میرے نام ہو ہی گیا ہے۔۔۔ میں بہت خوش ہوں بھا بھی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنے اندر کا حال عیاں کر رہی تھی۔۔۔

"چلو اللہ تمہیں ہمیشہ خوش ہی رکھے۔۔۔" انہوں نے دل سے دعا دی۔

"آمین۔۔۔ لیکن عمر کے سنگ۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے بھئی عمر کے سنگ ہی جگ جگ جیو۔۔۔ صد اسہاگن رہو۔۔۔ اللہ بری نظر سے بچائے۔۔۔ اب تم اپنے عمر کے خیالوں میں بیٹھی رہو میں تو چلی۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے چلی گئیں۔

"یقین نہیں آ رہا۔۔۔ میں تمہاری اور تم میرے ہو چکے ہو۔۔۔ ان ہاتھوں میں تمہارے ہاتھ تھے محبت سے یہ محبت کی نشانی پہنا کر گئے ہو۔۔۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی سرخ چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے خود سے بولی۔

"میں بہت خوش ہوں۔۔۔ بہت زیادہ خوش۔۔۔ مجھے میرے جینے کی وجہ مل گئی ہے میرے مردہ ہوتے وجود میں کسی نے روح پھونک دی ہے۔۔۔ میں ایک دفعہ پھر سے یقین کرنا چاہتی ہوں تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑا کیسا لگ رہا ہے۔۔۔" وہ الماری سے نکاح نامہ نکل کر اس پر محبت سے ہاتھ پھیرنے لگی پھر مسکراتے ہوئے موبائل اٹھایا اور اس کو کال ملا دی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں میں تھوڑی دیر بعد کال کر لوں گی۔۔۔" اس نے اس کی پروفائل کو کھولا اور اس کی تصویر سے باتیں کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

"چلو ناں یار شاپنگ پر چلتے ہیں۔۔۔؟" بسمہ نے منت بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے اس کے منہ سے کمبل پرے کیا۔

"نہیں میرا ایک فیصد بھی دل نہیں کر رہا جانے کو تم لوگ چلے جاؤ میں پھر کبھی تم لوگوں ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔" وہ اس کو منع کرتے ہوئے بولی۔

"یہ میرے کان کیا سن رہے ہیں استغفر اللہ۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔ سحر بول رہی اس کو شاپنگ کے لئے نہیں جانا کہیں قیامت تو نہیں آنے والی۔ بسمہ غور کیا تھا بھلا آج سورج مشرق سے ہی نکلا تھا ناں۔۔۔۔؟" ایمان نے حد کر دی۔

"بھئی کبھی نہیں بھی جی چاہتا بندے کا۔ اس میں اتنا مذاق بنانے والی کون سی بات ہے۔۔۔؟" وہ اب کمبل پرے کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ جانتی تھی کہ اب ان دونوں سے نہیں کوئی اس کو بچا سکتا اس لیے شرافت سے اٹھ گئی۔

"مذاق نہیں بنائیں تو اور کیا کریں شام کے چار بج رہے ہیں اور تمہاری نیند ہی نہیں پوری ہو رہی۔۔۔ ساری رات چوکیداری کرتی رہی ہو کیا۔؟ اور اب سڑی ہوئی شکل بنا کر کہتی ہو کہ شاپنگ کے لیے بھی نہیں جانا بہن خیر تو ہے ناں۔۔۔۔؟" بسمہ اب باقاعدہ جرح پر اتر آئی

ان لوگوں کا شاپنگ پر جانے کا پلان تھا کافی دیر تک سحر کو کالز کرتی رہیں مگر اس کا رسپانس نہیں آیا تو ان کو گھر آنا پڑا اور اب وہ محترمہ فرما رہیں تھی ان کو نہیں جانا۔ بسمہ کو اچھی خاصی تپ چڑ گئی۔

"اچھا اب بس بھی کر دو۔ اٹھ رہی ہوں۔۔۔" وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔

"ویسے خیر ہے ناں آج۔۔۔ بڑی تھکی تھکی لگ رہی ہو۔۔۔ کہیں کسی کے جوگ کا روگ تو نہیں پال لیا۔۔۔؟" ایمان شرارت سے ہنسی۔

"میں کسی کا نہ ہی جوگ پال سکتی ہوں اور نہ ہی روگ اچھی طرح جانتی ہو تم لوگ۔۔۔" اس کے لہجے میں مغروری تھی۔

"اور فرض کرو اگر تمہیں اگر کسی کے عشق کا روگ لگ گیا تو اس کا جوگ لے لو گی۔۔۔؟" ایمان دلچسپی سے بولی

"پہلی بات تو یہ کہ میں محبت کو بہت فضول سمجھتی ہوں اور اگر ایسا کچھ ہو بھی جاتا ہے تو میں جوگ نہیں لوں گی اس کو حاصل کر لوں گی۔۔۔"

www.kitabnagri.com

کیونکہ سحر نے ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔" اس کی آنکھوں کے سامنے یک دم عمر کا سراپا آیا تو وہ مسکرا دی۔

"تمہاری تو باتیں ہی ہماری سوچ سے پرے ہیں۔۔۔" بسمہ نے اس کو رشک سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تو اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی اور وہ چیخ کرنے کے لیے بڑھ گئی۔

*

"بہت چھپے رستم نکلے ہو تم دونوں چوری چوری نکاح کروالیا اور ہمیں ہوا تک نہیں لگنے دی۔۔۔۔" افتخار صاحب افسوس کرتے ہوئے بولے

"ویسے تم دونوں کے درمیان کچھ چل رہا تھا ہمیں ذرا اندازہ نہیں ہوا۔۔۔۔" حمزہ نے بھی حیرت کا اظہار کیا۔
"اور تو اور ہمیں تو عائشہ نے بھی کچھ نہیں بتایا اپنے اور عمر کے تعلق کے بارے میں۔۔۔۔" زویانے بھی اپنی حیرانگی ظاہر کی۔

"چلو اب تو پتہ چل گیا ناں تم سب کو۔۔۔۔" عمر نے سب کے شکوے سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔
"اب ایسے چھوڑنے والے تم لوگوں کو ہمیں تو پارٹی چاہیے۔۔۔۔" حمزہ نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سب نے اس کی تائید کی سوائے داؤد کے جو سب کی گفتگو سے بے نیاز صرف عائشہ کے چمکتے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا اس کو سب کچھ ایک بھیانک خواب کی طرح لگ رہا تھا۔

کتنا مشکل ہوتا ہے اپنی چاہت جس کو حاصل کرنے کے لیے آپ دن رات ایک کر رہے ہوں اس کو کسی اور کے سنگ دیکھنا۔
www.kitabnagri.com

"کیوں نہیں تم لوگوں کو ٹھونسائے بغیر میں یہاں سکون سے رہ سکتا ہوں۔۔۔۔" عمر ہنستے ہوئے بولا۔

"مس عائشہ آپ کو عائشہ عمر بننے کا سفر مبارک ہو۔۔۔۔" داؤد نے ایک کرب سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تو عائشہ نے یکدم اس کی طرف دیکھا کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں دکھ، اذیت، تکلیف وہ جٹ سے نظریں جھکا گئی۔

"بھی پارٹی تو بنتی ہے ناں یہ کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔۔۔" نور داؤد کے مبارک بعد دینے پر مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہاں جشن تو ہونا چاہیے ناں کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔۔۔" داؤد نور کے الفاظ دہراتے عجیب انداز میں بولا جس کو عائشہ کے ساتھ ساتھ سب نے نوٹ کیا۔

"کچھ پریشان پریشان لگ رہے ہو۔۔۔۔" عائشہ نے عمر کا سنجیدہ چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں تو۔۔۔۔" وہ اپنا موڈ ٹھیک کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگ رہا ہے جیسے کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے تمہارا وہم ہے۔۔۔۔" عمر اب کی مسکراتے ہوئے بولا۔

"اچھا رکوں میں آتا ہوں۔۔۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

"یہ میرے لئے ہے۔۔۔۔؟" وہ اس کو سامنے گلاب کے پودے سے گلاب کی کلی توڑ کر لاتے دیکھ کر بولی۔

"نہیں وہ جو سامنے خوبصورت لڑکی بیٹھی ہے ناں اس کے لیے لایا ہوں۔۔۔۔" وہ اپنی فیلنگز پر قابو پاتے ہوئے

بولا وہ ابھی کم از کم عائشہ کے سامنے سحر کو ڈسکس نہیں تھا کر سکتا پہلے عائشہ کو اعتماد میں لینا ضروری تھا۔

"لاؤ میں خود اس خوبصورت لڑکی کو تمہارا یہ محبت کا سائن پیش کر آتی ہوں۔۔۔۔" وہ جل کر بولی۔

"اچھا اگر کوئی لڑکی سچ مچ میری زندگی میں آگئی تو۔۔۔۔؟" وہ مزہ لیتے ہوئے بولا۔

"میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔" وہ ضدی لہجہ میں بولی۔

"مگر پھر بھی فرض کرو ہو گیا تو۔۔۔؟" وہ اصرار کرتے ہوئے بولا۔

"تو میں خود اپنے ہاتھوں سے اس کا قتل کر دوں گی۔۔۔۔" عائشہ کو سمجھ نہیں آیا وہ بولے کیا۔

"مکھی تم سے ماری نہیں جاتی اور تم نے قتل کرنا ہے کسی کا۔۔۔۔؟" وہ مذاق اڑاتے ہوئے بولا۔

"ہاں ناں جو میرا ہے وہ بس میرا ہے۔۔۔۔" وہ ضدی لہجہ میں بولی تو عمر نے حیرت سے اس کی دیوانگی کو دیکھا۔

"میں محبت میں اجارہ داری کی قائل ہوں شراکت کو گناہ سمجھتی ہوں۔۔۔۔"، وہ نظریں دور افق پر جماتے ہوئے بولی۔

"کتنی محبت کرتی ہو مجھے سے۔۔۔۔؟" وہ ابھی تک حیرت کے سمندر میں ہی تھا۔

"محبت کو ناپنے والا پیمانہ تھوڑی ہوتا ہے کے جس سے ہم بتا دیں کے ہمیں اتنی محبت ہے۔۔۔۔؟" وہ اس سنجیدہ لہجہ میں بولی۔

www.kitabnagri.com

"پھر بھی بتاؤ ناں۔۔۔۔" وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"مجھے محبت کو ناپنا نہیں آتا مجھے بس اتنا پتہ ہے اگر تم سے جدا ہوئی تو میری سانسیں رک جائیں گی۔۔۔۔" اس کی آنکھوں میں فرت جذبات سے نمی آگئی۔

"مجھے ناں کبھی کبھی بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔" وہ اس پر ایک گہری نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔

"کس بات سے۔۔۔؟" وہ ہنسی

"تمہارے جنون سے۔۔۔۔۔" وہ دل کا وہم زبان پر لے آیا۔

"اس میں ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ فخر کرنا چاہیے کے تمہاری بیوی تم سے جنون کی حد تک محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے اس کے سوال پر مسکرا کر کہا

"اور جس کو اتنی محبت ملے اس کو کسی اور محبت کی چاہت رہ جاتی ہے بھلا۔۔۔۔۔؟" وہ فخر سے بولی۔

"ہاں جس کے پاس تم ہو اس کو کسی دوسرے کی چاہت کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔" وہ اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے بولا۔

"اور میں تو صرف تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔۔" وہ جیسے اس کو یاد دلاتے ہوئے بولی۔

"کہتے ہیں جس سے محبت ہو اس کی خاطر لوگ آگ پر بھی چل لیتے ہیں۔؟ کیا لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔۔۔؟" وہ آج اس کو ابھی ابھی باتیں کر کہ حیران کر رہا تھا۔

"عمر بھلا کیا ہے جس سے محبت ہو اس سے ضد بازی نہیں ہوتی۔ وہ اگر زہر بھی لا کر دے ناں تو امرت سمجھ کے پی لیتے ہیں۔ لوگوں کا تو مجھے نہیں پتہ ہاں اپنی بات کرتی ہوں تم ہمیشہ مجھے ایسا ہی پاؤ گے تمہارے ایک اشارہ پر جان تک حاضر۔۔۔۔۔" وہ اس کو یقین دلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا میری خوشی کی خاطر سب کچھ برداشت کر لوگی۔۔۔۔۔؟" وہ اس کو اب سوالوں کے جال میں باندھ رہا تھا

"ہاں تمہاری خوشی کی لئے سب کچھ خوشی خوشی برداشت کر لوں گی۔۔۔۔۔" عائشہ نے چمکتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میری خوشی میں تمہاری خوشی نہ ہوئی تو۔۔۔۔؟" وہ پھر سے الجھا۔

"میری ہر خوشی تم سے ہی ہے۔۔۔۔" اس کے پاس ہر سوال کا جواب تھا۔ ایک لمحہ کے لیے عمر کا دل ڈوبا وہ اس محبت کو ٹھکرانے کا سوچ رہا ہے جس کو اس کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا مگر اگلے ہی لمحہ خود پر قابو پا گیا

"اور اگر میری خوشی تم سے دوری ہوئی تو۔۔۔۔؟" وہ آخر اپنی بات پر آہی گیا

"یہ کیسا سوال ہے۔۔۔۔؟" عائشہ کا چہرہ یکدم زرد ہوا جیسے کسی نے روح ہی نکال لی ہو۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ابھی تو بڑی میری خوشی کے ترانے گارہی تھی۔۔۔" وہ عجیب انداز میں ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

"یہ تو ایسا ہی ہے جیسے جسم سے روح نکال کر پوچھنا تمہیں سانس آرہی ہے۔۔۔؟ میری محبت کو پرکھ رہے ہو۔۔۔؟ تمہیں اندازہ نہیں ابھی یہ اہل محبت بہت ظرف والے ہوتے ہیں جان تک نکال کر دے دیتے ہیں اور اف تک نہیں کرتے اور میں تو تمہاری آنکھوں میں پانی کا ایک قطرہ تک نہیں برداشت کر سکتی مجھے تمہاری مسکراہٹ بہت عزیز ہے اس مسکان کی خاطر دنیا سے لڑ سکتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالتے ہوئے بولی۔

عمر کو یکدم اپنے الفاظ کی سختی کا ادراک ہوا وہ ابھی وہ کوئی ختمی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

"ارے میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔"، عمر نے اس کو آنکھوں کی نمی چپکے سے صاف کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔
عائشہ کو لگا جیسے اس کو جیسے دھوپ میں چلتے سایہ نصیب ہو گیا ہو۔

"تم نہ بہت ہی واہیات ہو۔۔۔۔" وہ ناراضگی سے بولی۔

"ویسے تم بھی کوئی کم نہیں ہو۔۔ اپنے مجازی خدا کو ایسے کہتے ہیں بندہ تھوڑی عزت سے ہی مخاطب کر لیتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش میں تھا۔

"اوہ جی میرے سر تاج آپ بہت واہیات ہیں۔۔۔۔" وہ اس کی بات پر ہنستے ہوئے بولی تو عمر بھی اس کو دیکھ کر ہنس دیا۔

"تمہارے سحر زدہ روپ کا میں دن بہ دن اسیر ہوتا جا رہا ہوں ایسے لگتا ہے جیسے یہ جھیل سی گہری آنکھوں میں ڈوب گیا ہوں سوتا ہوں تو تم خواب میں آ جاتی ہو اور اٹھ جاؤں تو تمہارا خیال ستاتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کو سامنے بیٹھائے محبت نامہ سنار ہاتھ

"اور تمہیں لگتا ہے میں اس محبت نامہ پر یقین کر لوں گی۔۔۔۔؟" وہ بے نیازی سے بولی۔

"تم کو یقین کرنا پڑے گا سحر۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"کیوں۔۔۔۔؟" وہ ابرو اٹھاتے ہوئے بولی۔

"کیوں محبت کسی کو یقین دلانے کی پابند نہیں ہوتی یہ خود ہی دوسرے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔۔۔۔" عمر نے اس کو آنکھوں کے حصار میں رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہ کبھی کبھی تم پاگل معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔" سحر نے اس کا اتنا یقین دیکھ کر کہا۔

"ہاں محبت کرنے والے پاگل ہی ہوتے ہیں۔ محبت اہل عقل تھوڑی کرتے ہیں اس آگ میں تو وہ قدم رکھتے ہیں جو نفع و نقصان سے پرے ہوں جن کے لئے محبوب کا در ہی سب کچھ ہو۔۔۔" وہ پھر اس کو لاجواب کر گیا۔

"مگر یہ بات تم کیوں بھول جاتے ہو۔ کوئی اب تمہارے نکاح میں ہے۔۔۔۔" اس نے پھر سے یاد دلایا۔۔ عمر کا خلق تک کڑوا ہو گیا اپنے اور اس کے درمیان کسی دوسرے کا ذکر سن کر۔

"وہ ایک بہت بڑی غلطی تھی میری۔۔۔" وہ بے زاری سے بولا۔

"جو بھی ہے تم غلطی کر تو چکے ہوناں اور اب تمہیں میرا ساتھ بھی چاہے۔ تم کو زندگی کھیل تماشا لگتی ہے۔۔۔۔؟" وہ بنا جذبات میں آئے اس کو حقیقت بتا رہی تھی۔

"مجھے زندگی تب ہی خوبصورت لگے گی جب میرے ساتھ تم ہوگی اور رہی بات اس کی تو وہ خود میرے پیچھے پڑی ہوئی تھی میں بس اس کی محبت اور جنون دیکھ کر ترس کھا گیا۔ تم کسی ترس کھائے ہوئے شخص پر ترس نہیں کھاؤ گی کیا۔۔۔۔؟" وہ اس کا سفید ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت مشکل ہے عمر۔۔۔۔" وہ موم ہوتے ہوئے بولی۔

"مشکل ہے ناممکن تو نہیں ناں۔۔۔۔؟" عمر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"تم اب اس راہ پر کیوں نہیں چل لیتے جس کی منزل تم نے حاصل کی ہے۔۔۔۔" وہ مدہم لہجہ میں بولی۔

"پہلے میں سب کی بات سنی تھی اب میں صرف دل کی سننا چاہتا ہوں۔ سب کی خوشیاں دیکھوں کہ اپنی خوشی دیکھوں؟ میری خوشی بس تمہارے ساتھ سے ہے۔ میں ایک سمجھوتے کی زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔" وہ اس کی منت کرتے ہوئے بولا تو سحر نے اس کے ہاتھ پر بھروسہ کا ہاتھ رکھا۔

*

"تم پھر کب ملو رہے ہو ہمیں عائشہ سے۔۔۔؟" ثنائے بے توجہی سے ٹی وی دیکھتے ہوئے داؤد سے کہا۔۔۔
"کبھی بھی نہیں۔۔۔" وہ بنا اس کی طرف دیکھے بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" اس کو داؤد کا انداز اور بات دونوں عجیب لگے۔
"کیونکہ اس کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔؟" وہ ٹی پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔

"ہیں۔۔۔؟"

کب۔۔۔؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کس سے۔۔۔؟" ثنا کو سن کر سچ میں شاک لگا۔

"دو مہینے پہلے ہمارے آفس کے ہی لڑکا سے ہوا ہے۔۔۔" وہ عجیب ضبط سے بولا آنسو ایک نہیں گرا پھر بھی دل کا درد آنکھیں لال کر گیا۔

"تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔" ثنا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"کیا بتاتا۔۔۔؟ میں خالی جھولی لیے ہی لوٹا دیا گیا ہوں میری مراد پوری نہیں ہوئی۔۔۔؟ اور دل کے زخم بتانے سے کہاں بھرتے ہیں۔۔۔؟" وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھا۔

"اللہ بہتر کرے گا۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایک کپ چائے مل سکتی ہے۔۔۔۔؟" وہ اس کو منظر سے ہٹانے کے لئے بولا۔

"میں بنا کر لاتی ہوں۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کچن کی طرف چل دی داؤد کا دکھ اس کو دل پر محسوس ہو رہا تھا سچ تو یہی تھا وہ بھی داؤد کے سامنے سے ہٹنا چاہ رہی تھی وہ اس کے درد پر اس کے ہی سامنے آنسو بہا کر اس کو کمزور نہیں تھی کرنا چاہتی۔۔۔

"کتنے آرام سے تم نے ہمسفر چن لیا؟ میری محبت کا شائد تمہیں اعتبار نہیں آیا میں تمہارے سامنے جھولی پھیلانے کے باوجود خالی ہاتھ رہ گیا۔ خدا تمہیں اب عمر کے سنگ خوش رکھے۔۔۔" وہ صوفہ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے خود سے بولا تو بند آنکھوں سے ایک پانی کا قطرہ اس کے گال پر آ گیا۔ دکھ کی شدید گہری چوٹ لگی تھی

www.kitabnagri.com

کون کہتا ہے مرد کو درد نہیں ہوتا۔ جب گہرا گھاؤ لگتا ہے ناں تو یہ مضبوط ذات بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ بس فرق یہ ہوتا ہے مرد کو غم اندر ہی اندر کھا جاتا ہے اور وہ مضبوطی کی مثال کو قائم رکھتے ہوئے کسی کو ہوا تک نہیں لگنے دیتا اپنی ذات کی کرچیاں خود ہی چننا رہتا ہے ساری عمر۔۔۔۔" داؤد اپنے ہاتھوں سے آنسو کو صاف کرتے ہوئے تلخی سے مسکرایا۔۔۔۔

*

"ارے تم کیا کر رہی ہو کچن میں؟ ابھی جاب سے آئی ہو جاؤ جا کر ریسٹ کرو۔۔۔" بھابھی نے اس کو آتے ہی کچن میں مصروف دیکھ کر کہا۔

"نہیں بھابھی مجھے رات کا کھانا بنانا ہے میں بالکل بھی تھکی ہوئی نہیں ہوں۔۔۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"میں بنالوں گی ناں۔۔۔"

"نہیں آج سے میں بنایا کرو گی کل کو مجھے عمر کے گھر جانا ہے تو کوکنگ تو اچھی ہونی چاہئے ناں میری۔۔۔" اس کی آنکھیں بہت سارے خوابوں سے جگمگا رہیں تھیں۔

"اوہ ہو۔ تو آپ شوہر کے معدے کے راستے اس کے دل تک جانے کا سوچ رہی ہیں۔۔۔" وہ شرارت سے بولیں۔

"ہاں جی نا صرف شوہر کے مجھے اس کے گھر والوں کے دل میں بھی گھر کرنا ہے۔۔۔" وہ انہی کے انداز میں بولی

-
"ٹھیک ہے بچے اللہ تمہیں کامیاب کرے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے کچن سے نکل گئیں۔

"ہاں تو عمر حیات آپ کیا کھانا پسند کریں گے۔۔۔؟" وہ عمر کے تصور سے ہی باتیں کرتے ہوئے بولی۔ مگر تصور کہاں جواب دیتے ہیں۔

"چلوں میں تمہارے لیے آج دم بریانی بناتی ہوں۔۔۔" وہ فریج سے گوشت کا پیکٹ نکالتے ہوئے مسلسل عمر کے تصور سے باتیں کر رہی تھیں۔

"مجھے لگتا ہے تم ہر ٹائم میرے ساتھ ہوتے ہو دیکھتے ہو کیا کر رہی ہوں اور کیا نہیں چلو آرام سے ریسپی دیکھنا میں کیسے بناتی ہوں ٹھیک ہے نا۔۔۔؟" اس کے لبوں پر مسلسل مسکان تھی ہر بات عمر سے ایسے کر رہی تھی جیسے وہ اس کے ساتھ ہو۔ اس کی محبت دیوانگی کی انتہا کو چھو رہی تھی کوئی اس کو یوں عمر کے تصور سے باتیں کرتے دیکھ لیتا تو کبھی اس کو نارمل لڑکی نہ کہتا۔ ویسے بھی محبت کرنے والے نارمل کہاں ہوتے ہیں ان کی اپنی ہی ایک الگ دنیا ہوتی ہے اور وہ دنیا اس دنیا جیسی نہیں ہوتی وہاں ہر چیز ان کی اپنی مرضی سے ہوتی ہے۔

"تنخواہ کتنی ہے تمہاری۔۔۔؟" موٹی سی عورت نے کیک کا بڑا سا پیس اپنے منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"جی پنیتیس ہزار۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی۔

"میرے بیٹے کی پچاس ہزار ہے بہو تو میں وہ لاؤ گی جو ستر ہزار کماتی ہو۔۔۔" وہ بڑی بے رحمی سے کیک کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بولیں کوئی ان کو یہ نہیں تھا بول سکتا ہے جہاں ستر ہزار کما کر دینے والی بہو ملے وہاں جا کر ہی ان لوازمات کے ساتھ انصاف کیجیے گا۔

www.kitabnagri.com

"میرے بیٹا تو لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔" انہوں نے اب دہی بڑے کے ڈھونگے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مجھے تو سلجھی ہوئی سیلقہ مند اور نوکری والی بہو چاہیے۔۔۔" دوسرے لفظوں میں ایک ایسی لڑکی چاہیے جو اللہ کی گائے ہو ان کی خدمت بھی کرے اور کما کر بھی دے۔

"چلو بہن اب چلیں میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔۔" وہ آرام سے ساری چیزوں کے ساتھ انصاف کر کے اب عجلت سے بولیں تو ان کے ساتھ باقی لوگ بھی فٹ سے کھڑے ہو گئے

"میں ایک دودن میں پھر چکر لگاؤں گی ایک دو اور فیملیاں ہیں میری نظر میں۔۔۔۔" رشتہ کروانے والی نے جاتے جاتے اس کی امی کے پاس آکر کہا نور کا دل چاہا کہ بول دے اب نہ لے کر آئے گا کسی بھی فیملی کو مگر وہ بول نہ سکی بس غصہ اور دکھ سے اندر چلی گئی

"نور اب بس بھی کر دو۔۔۔" دو گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی جب وہ کمرے سے باہر نہ نکلی تو زویا کو چھوٹی بھلا لائی اس کو بس زویا ہی سمجھا سکتی تھی۔

"کیا بس کر دوں یا۔۔۔ باتیں اگر تم بھی ان لوگوں کی سنتی ناں تو تمہارا بھی کلیجہ پھٹ جاتا۔۔۔۔" وہ غم و غصہ سے پھٹ پڑی۔

"دفعہ کرو ناں کچھ لوگ ہوتے ہی لالچی طبیعت کے ہیں یہ بہو نہیں مار کیٹ سے جیسے کوئی سامان لینے جاتے ہیں ہر طرح سے پرفیکٹ چاہیے۔۔۔۔" زویا اس کو دلا سہ دیتے ہوئے بولی۔

"قصور سارا ہمارا ہی ہے ہم لوگوں نے اس طرح سے ایک بت تراش لیا ہوا ہے گوری رنگت ہو۔ ہرنی جیسی آنکھیں ہوں لمبے بال ہوں ہر کام میں ماہر ہو اور اپنا بیٹا بیشک ایسا ہو کے دوسری نظر تک ڈالنے کو بھی دل نہ کرے بس بہو پری جیسی ہونی چاہئے۔۔۔۔" زویا اس کو خاموش دیکھ کر بولی۔

"مگر میرے پاس تو سفید رنگت بھی ہے یہ دیکھو حسین آنکھیں بھی ہیں پھر بھی میرے ساتھ ایسے ہوا۔۔۔۔" نور اپنی طرف اس کی توجہ دلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں زویا سب کچھ حسین ہونا ہی نہیں ہوتا لوگ حسین چہروں کے ساتھ بھی کھیل جاتے ہیں۔۔۔۔" وہ تلخ ہوئی تو زویا چپ کر گئی۔

"ویسے عائشہ کتنی خوش نصیب ہے نا۔۔۔۔؟" نور کے لہجہ میں عجیب ہی یاسیت تھی۔

"یہاں عائشہ کا کیا ذکر۔۔۔۔؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگ گئی۔

"دیکھو نہ تو وہ حسین ہے اور نہ ہی زہین پھر بھی اس کو عمر جیسا لائف پارٹنر ملا ہے یہ خوش نصیبی نہیں تو کیا ہے میں تو فقط داؤد کو دیکھ ہی سکتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم دوسروں کو کیوں اتنا سوچتی ہو۔۔۔؟ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔ اور کیا پتہ تمہاری قسمت میں کیا لکھا ہے؟ اچھا اچھا سوچتے ہیں۔۔۔" وہ مسکرا کر بولی تو نور بھی مسکرا دی۔

"عمر حیات کہاں بزی ہوتے ہو۔۔۔۔؟" وہ نرم لہجہ میں شکایت کرتے ہوئے بولی۔

"بس یار تھوڑا کام ہے اس سلسلہ میں مصروف ہوں۔۔۔۔؟" اس نے وجہ پیش کی۔

"یہ کون سا ایسا کام ہے جو ساری ساری آن لائن رہ کر ہوتا ہے۔۔۔۔؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی طنز کر گئی۔

www.kitabnagri.com

"تو تم میری جاسوسی کرتی رہتی ہو۔۔۔۔؟" وہ غصہ سے بولا۔

"جاسوسی نہیں کر رہی صرف پوچھ رہی ہوں تم آن لائن ہو کر بھی مجھے جواب نہیں دیتے ابھی بھی پتہ ہے تم نے سولہ گھنٹے 18 منٹ اور 5 سیکنڈ کے بعد مجھے رپلائے کیا ہے۔۔۔" اس کی آنکھیں یکدم سے بھیگ گئیں

"تو کیا ہو گیا اب میں ہر ٹائم تم سے بات تو نہیں نہ کر سکتا مجھے اور بھی ہزار کام ہوتے ہیں۔۔۔" وہ چڑ کر بولا یہ سوچے بغیر ان سولہ گھنٹوں میں سولہ سو دفعہ اس کی آنکھیں بھیگی ہوں گی۔

"میں کب کہا مجھ سے تم ہر ٹائم بات کرتے رہو لیکن دن صرف چند منٹ تو تم صرف میرے بن کر گزار سکتے ہو ناں۔۔۔؟ صرف چند منٹ میں گھنٹوں کی بات نہیں کر رہی۔۔۔" وہ اپنی انا کو اپنے قدموں تلے رکھتے ہوئے اس سے التجا کر رہی تھی۔

"عائشہ مجھے بہت نیند آرہی ہے میں سونے لگا ہوں تم بھی سو جاؤ۔۔۔" وہ اس کی بات کا بنا جواب دیئے ہمیشہ کی طرح اپنی بات سنا کر چلا گیا۔

ایک آنسو کا قطرہ عائشہ کی آنکھ سے گرا۔ بے قدری کا احساس دل میں بلک بلک کر رو رہا تھا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے ناں کوئی انسان دور رہ کر بھی آپ کی آنکھیں نم ہونے سے پہلے ہی جان لے کے آپ رو رہے ہیں۔۔ پھر وہی انسان آپ کی آنکھیں نم کر دے اور پلٹ کر پوچھے بھی ناں۔ کتنا وقت لگتا ہے جابر بننے میں۔۔

"تم کیوں کرتے ہو عمر ایسے۔۔؟ پتہ بھی ہے تم سے بات کر لوں تو میری سانسیں چلنے لگتی ہیں پھر بھی تم ایسا کرتے ہو۔ دو دن محبت سے بات کرنے کے بعد پھر سے مجھے بے قدری کے کنواں میں دھکیل دیتے ہو۔۔۔ بہت ظالم ہو بہت ظالم۔۔۔" وہ اس کی تصویر سے مخاطب تھی۔

www.kitabnagri.com

آنسو اس کا پھر سے تکیہ بھگور ہے تھے مگر پروا کسے تھی۔۔۔؟

*

"تمہیں کل میں سحر کے ساتھ دیکھا تھا۔۔ خیر ہے ناں۔۔۔؟" دانیال نے سنجیدگی کے ساتھ کھانا کھاتے عمر سے پوچھا۔

"ہا۔۔۔۔۔ں خیر ہی تھی ویسے ہی راستہ میں مل گئی تو بس چائے پی لی ساتھ میں۔۔۔" وہ تھوڑا سا گڑبڑا یا دانیال کے سوال پر۔

"اچھا مجھے تو کچھ اور ہی لگ رہا تھا۔۔" وہ آرام سے اس کا سکون فنا کرتے ہوئے بولا۔

"کیا لگ رہا تھا۔۔؟" عمر نے تیز لہجہ میں پوچھا۔

"دور سے تو کوئی بہت ہی رومانٹک سین لگ رہا تھا۔۔۔" دانیال نے بنا لحاظ کیے بولا۔

"پھر ایسا ہی کچھ سمجھ لو۔۔۔" وہ آرام سے بولا۔

"تمہیں یاد ہے ناں کے اب کوئی تمہارے نکاح میں ہے۔۔۔۔؟" اب کی دفعہ حیدر نے اس کو یاد دلایا۔

"یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے اسلام میں چار کی اجازت ہے۔۔۔" وہ بھی ترکی بہ ترکی بولا عشق کا بھوت سرچڑھ کر ناچ رہا تھا۔

"یہ عائشہ کے ساتھ زیادتی نہیں ہے۔۔۔۔؟" دانیال نے عائشہ کی سائیڈ لی۔

"ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی یہ ہر بندے کو عائشہ کے ساتھ ہمدردی کا بخار تو نہیں ہو گیا۔۔۔؟" عمر کو غصہ عود کر آیا۔

"اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم جانتے بھی ہو وہ کیسی ہے پھر بھی اس کے ساتھ ایسا کر رہے ہو۔۔۔۔" حیدر نے اس کو افسوس بھری نظروں سے دیکھا۔

"یار مجھے لگتا ہے اگر مجھے سحر نہ ملی تو میرا جینا دو بھر ہو جائے گا۔۔۔" اب وہ کچھ نرم پڑا۔

"اور عائشہ کو تم نہ ملے تو وہ مر جائے گی۔۔۔۔" دانیال اس محبت کے لئے چکر کو دیکھ کر مسکرایا۔

"سمجھ نہیں آتی کیا کروں۔۔۔۔؟" وہ الجھا۔

"رخصتی کروالے اور کچھ نہ کر۔۔۔" حیدر ہنسا۔

"تو میرے ہاتھ سے بچ جا۔۔۔" عمر نے دھمکی دی تو یوں مسکرایا جیسے بول رہا ہو جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔

"سحر نے تمہیں کوئی امید دلائی ہے۔۔۔۔؟" دانیال نے اس کی ضد دیکھتے ہوئے کہا کوئی بندہ اتنا پر اعتماد نہیں ہو سکتا جب تک اس کو دوسرے کی سپورٹ نہ ملے۔

"ہاں وہ میرا ساتھ دینے کو تیار ہے۔۔۔۔۔" عمر نے اعتراف کیا۔

"پھر عائشہ کو چھوڑ دو گے۔۔۔۔؟" حیدر نے حیرت سے پوچھا۔

"پتہ نہیں یہ ابھی نہیں سوچا۔۔۔۔" وہ لاپرواہجہ میں بولا۔

"میری مان نکل آ اس چکر سے کچھ نہیں رکھا ان باتوں میں۔ عقلمندی یہی ہے جو حاصل ہے اس پر شکر کیا جائے

کیوں کہ لا حاصل کے پیچھے بھاگ کر لوگ اکثر حاصل کو بھی گنوا دیتے ہیں۔ تو نے عائشہ کے ساتھ نکاح کا

بندھن جوڑا ہے تو اس کو نبھا۔ اس کے خوابوں کو مسما کر کہ اپنا تاج محل بنا کر کتنے دن خوش رہ لے گا۔۔۔ میری

مان اپنی وہ ساری باتیں یاد کر جو تو عائشہ کے پرپوز کرنے پر کیا کرتا تھا اب کہاں گئی تیری be practical

ہونے والی باتیں۔۔۔۔۔؟" دانیال نے ایک پل میں اس کو سب کچھ یاد دلایا۔

"یاد ہے مجھے سب۔۔۔۔۔" وہ شرمندگی سے بولا۔

"تو پھر chill مار۔۔ ان پر عمل بھی کر۔۔۔" حیدر نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس دیئے۔

پھر کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔۔؟" وہ سر اپا سوال بنا ہوا تھا۔

"کس بارے میں۔۔۔۔" وہ لا تعلق سے بولی۔

"ہمارے بارے میں۔۔۔" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔۔

"ہر چیز تمہارے سامنے ہے پھر بھی تم ایسا سوچ رہے ہو۔۔۔۔؟" وہ ہنسی

"میرا یقین کرو اس کے ساتھ بس میرا تعلق اس کاغذ کے ٹکڑے کی حد تک ہے۔۔۔۔" وہ یقین دہانی کرواتے ہوئے بولا۔

"تو پھر اس کاغذ کے تعلق کو ختم کیوں نہیں کر دیتے۔۔۔۔؟" وہ نشانے پر وار کرتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

"وہ مر جائے گی۔۔۔" وہ یکدم تڑپ کر بولا۔

"تو میرے ساتھ تعلق کا سن کرو وہ زندہ رہ لے گی۔۔۔۔؟" وہ ہنسی۔

"میں سمجھا لوں گا اس کو۔۔۔" وہ پر امید لہجہ میں بولا۔

"اور وہ سمجھ جائے گی۔۔۔۔؟" وہ طنزیہ لہجہ میں بولی۔

"سحر تم ایک دفعہ مجھے امید کا جگنو تو دودیکھ لینا میں کیسے روشنی کرتا ہوں پھر۔۔۔" عمر کا لہجہ مضبوط تھا۔

"ٹھیک ہے مگر اس روشنی میں مجھے عائشہ نام کا سایہ بھی نہیں منظور۔۔۔" سحر کی اس بات پر عمر کے چہرہ پر ایک سایہ آکر گزر گیا اس نے حیرت سے سحر کی طرف دیکھا جو اس کو زندگی کی نوید دے رہی تھی مگر کسی کے موت کے پروانے پر دستخط کرنے کی شرط پر۔۔

"پتہ نہیں مجھے تم خوش دکھائی کیوں نہیں دیتے۔۔ ایسے جیسے مجبوری میں مجھ سے نکاح کیا ہو۔۔ عمر تمہیں پتہ ہے جو رشتہ مجبوری میں جوڑا جائے وہ دیر پا نہیں ہوتا۔۔۔ میرے دل میں وہم آنے لگے ہیں۔۔ ایسے جیسے میں تمہیں کھودوں گی

ایک آنسو اس کی پلکوں پر آکر رک گیا۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے تم پل میں تولہ اور پل میں ماشہ کیوں ہو جاتے ہو تمہیں پتہ بھی ہے میری سانسیں تمہیں دیکھ لینے سے تم سے بات کر لینے سے چلنے لگتیں ہیں۔ تمہیں شاید مزہ آتا ہے مجھے امتحان میں ڈال کر۔۔۔

پلکوں پہ رکھا ہوا پانی کا قطرہ اب اس کی گود میں آگرا۔

مگر میں ایک دفعہ تمہارے گھر آ جاؤں دیکھ لینا پھر تم کیسے میری چاہتوں کو نظر انداز کرتے ہو۔۔ تم کو محبت کرنا سکھا دوں گی۔۔ دیکھ لینا تمہارے حق میں کتنی اچھی ثابت ہوتی تمہیں ہتھیلی کا چھالہ بنا کر رکھوں گی۔۔۔

تم سن رہے ہوناں۔۔

یہ لو ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔ میں سچ بول رہی ہوں مجھے پا کر تم خود کو دنیا کا خوش نصیب مرد سمجھو گے۔۔۔

یہ کیا تمہیں ہنسی آرہی ہے۔۔ جاؤ میں نہیں تم سے بولتی۔۔۔

وہ آخری سڑ بھی پر بیٹھی عمر سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس کے پاس ہو۔۔ یہ ابھی تو محبت کے تعلق کی ابتدا تھی انتہا تو ابھی بہت دور تھی۔۔۔۔

"عائشہ ویسے اگر تم تھوڑا سا خود کو polish کر لو تو سچ میں بہت پیاری لگو گی۔۔۔" زویا کو اس کو ہمیشہ کی طرح بالوں کا ڈھیللا کا جوڑا بنائے میک اپ کے نام پر صرف ہلکی سی لپ سٹک لگائے دیکھ کر کہا۔

"ہاں کروں گی تھوڑا خود کو polish مگر ابھی نہیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"اچھا ابھی نہیں تو پھر کب۔۔۔۔؟" وہ حیرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"جب عمر کے پاس جاؤں گی۔۔۔" عمر کے نام پر ہی اس کے لبوں پر مسکان آگئی۔

www.kitabnagri.com

"اچھا اس سے پہلے نہیں۔۔۔؟" زویا دلچسپی سے بولی۔

"نہیں، کیونکہ میرا ہار سنگھار بس عمر کے لیے ہو گا۔ میں نہیں چاہتی کہ عمر کے علاوہ مجھے کوئی اور دیکھے۔ میں سارے شوق پورے کروں گی مگر بس عمر کے لیے۔۔۔" عائشہ کی آنکھوں میں خوشنما خواب رقص کر رہے تھے۔

"واہ۔۔۔" its interesting زویا اس کے خیالات سن کر متاثر ہوئی۔

"ویسے ایک بتاؤ۔۔؟ یہ عمر اور تمہاری سٹوری ہماری ناک کے نیچے چلتی رہی اور ہمیں پتہ تک نہیں چلا۔ یہ سب بتایا کیوں نہیں تم نے۔۔۔" نور جو دونوں کی باتیں دلچسپی سے سن رہی تھی عائشہ سے پوچھے بنانا رہ سکی۔

"میں اور عمر پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ اور رہی بات نہ بتانے کی تم لوگوں نے کبھی موقع ہی نہیں دیا نور تو پتہ نہیں کس بات پر مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔" عائشہ ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی۔

"نور کی طرف سے میں سوری کرتی ہوں یہ تو ہے ہی پاگل۔۔۔۔" زویا شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

"تم کیوں سوری بول رہی ہو کوئی بات نہیں میں بس یوں ہی بول دیا۔۔۔" عائشہ اس کو مزید شرمندگی سے بچانے کے لیے بولی۔۔

"وہ ایکچولی یہ داؤد کی وجہ سے ایسا کر رہی تھی۔۔۔" زویا نے ایک اور انکشاف کیا۔

"کیا مطلب اس کے اور داؤد کے درمیان کچھ چل رہا ہے کیا۔۔؟ وہ کچھ سمجھتے ہوئے بولی۔

"نہیں کچھ بھی نہیں چل رہا یہ اس کو پسند کرتی ہے۔۔۔" زویا نے فٹ سے کلیر کیا۔

"اور داؤد۔۔۔؟؟" عائشہ نے خاموش بیٹھی نور سے پوچھا۔

"پتہ نہیں، اور اس کو بھی نہیں پتہ کے میں اس کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔" نور ادا اس لہجہ میں بولی۔

"خود سے بتانا بھی مت۔۔" عائشہ کی زبان سے یکدم پھسلا تو نور اور زویا دونوں نے اس کو حیرت سے دیکھا۔

"اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ آپ اس کے بنا جی نہیں سکتے تو یقین کریں وہ انسان پھر آپ کو جینے نہیں دے گا۔۔۔ میری مانو۔۔۔ خود کو اڑاں مت کرنا۔۔۔" عائشہ کی نظروں میں عمر کا رویہ گھوم گیا پانی کی ہلکی سی لکیر آنکھوں میں آگئی۔

"تم بدل گئے ہو عمر۔۔۔؟" عائشہ کی آواز میں شکوہ کے ساتھ ساتھ نمی بھی تھی،

"تمہارا وہم ہے۔۔۔"، وہ بخٹھنڈے لہجہ میں بولا

"تم نہ تو میری کال لیتے ہو نہ ہی میسج کا جواب دیتے ہو یہ بدلاؤ نہیں ہے تو کیا ہے۔۔۔۔" وہ اس کو یاد دلارہی تھی

"بس میں تھوڑا مصروف تھا۔۔۔" عمر نظریں چراتے ہوئے بولا۔

"پکی بات ہے۔۔۔؟" وہ بے یقینی سے تصدیق کرتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

"ہاں پکی بات ہے۔۔۔" وہ مسکرایا۔

"آوہاں تک چلیں۔۔۔؟" وہ دور پڑے بیچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"چلو۔۔۔۔" عمر نے اٹھ کر اپنا ہاتھ کیا آگے تو وہ اٹھ گئی۔

"موسم کتنا اچھا ہے ناں آج۔۔۔" وہ دور افق پر بادلوں کو رقص کرتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

"ظاہر ہے جب اتنا اچھا بندہ ساتھ ہو تو اندر اور باہر دونوں کا موسم اچھا ہو جاتا ہے۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو عائشہ بھی ہنس دی ہو کا ایک تیز جھونکا آیا اور اس کا آنچل سر کا عمر نے دیکھا ہمیشہ کی طرف وہ بالوں کو جوڑے میں باندھے ہوئے ہے۔۔۔۔

"کیا تمہارے بالوں کا اس سے بہتر کوئی سٹائل نہیں بن سکتا۔۔۔۔؟" وہ اس کے بالوں کو کیچر کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔

"کیوں نہیں اچھے لگتے ایسے۔۔۔۔؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

"مجھے تو ایسے لگتا ہے جیسے جھاڑو کو لپیٹ کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے باقاعدہ اس کے بالوں کو اس کے سامنے لا کر دیکھاتے ہوئے بولا۔

"ایسے کرو تم ناں ان کا کوئی اچھا سا ہیر کٹ کر والو۔۔۔۔" وہ مسلسل ہنس رہا تھا عائشہ کے سارے بال اس کے چہرہ پر آ گئے۔

"اچھا کرو والوں گی جب تمہارے پاس آؤں گی۔۔۔۔" وہ ہاتھوں سے چہرہ کے بال پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"تو ابھی بھی کروا سکتی ہو۔ تب ضروری تو نہیں۔۔۔۔" وہ اس کے جواب پر حیران ہوتے ہوئے بولا۔

"نہیں میں تب ہی کرواؤں گی۔ میرا دل چاہتا ہے مجھے بس تمہارے سوا کوئی نہ دیکھے میرا سبنا سنورنا سب تمہارے لیے ہی ہے۔۔۔۔" وہ بنا اس کی طرف دیکھے محبت سے بولی۔

عمر نے اس کی طرف دکھ سے دیکھا اور سوچنے لگا کیا وہ اس کی بے انتہا چاہت کو دھوکا دے سکے گا۔۔۔؟

*

"یہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔؟ عائشہ کی اتنی محبت کو دھوکا دے سکوں گا کبھی میں۔۔۔؟ پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے عائشہ سامنے ہوتی ہے تو اس کو محبت کے آگے خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں۔۔۔ سحر کا سوچتا ہوں تو اس کا چہرہ آنکھوں سے نہیں جاتا۔۔۔"

عائشہ کی محبت سے منہ موڑ کر کیا میں خوش رہ سکوں گا۔۔۔؟ "وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔"

"مگر سحر کو کھودینے کا بھی تو حوصلہ نہیں ہے ناں مجھ میں۔۔۔" وہ خود کو قائل کرنے کی کوشش میں تھا "سحر میری پہلی محبت ہے۔۔۔" وہ اپنے آپ کو بتا رہا تھا۔

"تو عائشہ کی بھی تو تم پہلی محبت ہونا۔۔۔؟" اس کے اندر سے آواز آئی۔

"عائشہ میری طرف خود آئی تھی۔۔۔" وہ اپنے ہی عکس سے باتیں کرتے ہوئے بولا۔

"تم بھی تو خود سحر کی طرف جا رہے ہو۔۔۔" اس کا عکس اس پر ہنسا۔

www.kitabnagri.com

"میں اپنی محبت پھر سے کھودوں کیا۔۔۔؟" وہ سوال پوچھ رہا تھا۔

"تو اس محبت کو حاصل کرنے کے لیے عائشہ کو محبت کی قربانی دے دو گے کیا۔۔۔؟" اس کے عکس نے اس کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اتنے ظالم ہو سکتے ہو کیا۔۔۔؟" اس کو لگا چاروں طرف سے اس کی شکل کے لوگ اس پر ہنس رہے ہیں اس نے گہرا کر آنکھیں بند کر لیں۔

*

"تو آپ نے مجھے عمر کے لیے ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔؟" وہ اس کی سیٹ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں کچھ حد تک۔۔۔" عائشہ صاف گوئی سے بولی۔

"آپ مجھے بتا دیتی ہیں پھر بار بار آپ کے راستے میں نہ آتا۔۔۔" اس کے لہجہ میں اداسی تھی۔

"میں نے کہا تھا آپ کو میں آپ کی منزل نہیں ہوں۔۔۔" وہ یاد دلاتے ہوئے بولی۔

"ہوں کہا تھا یہ نہیں تھا بتایا کہ آپ کی منزل وہ ہے۔۔۔" وہ عمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"میں اپنی پرسنل لائف کسی سے بھی ڈسکس نہیں کرتی۔۔۔" وہ بنا کسی لگی پٹی کے بولی۔

"مگر میں نے تو آپ کو اپنا سب کچھ سمجھا۔۔۔" داؤد کی آنکھوں میں ہلکی سی پانی کی لکیر نمودار ہوئی۔

"میں تو آپ کو کوئی امید نہیں تھی نہ دی۔۔۔؟ پھر بھی میں آپ سے معذرت کرتی ہوں آپ کا دل میری وجہ

سے دکھا۔۔۔" عائشہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر شرمندہ ہوئی۔ نرم دل والوں کا یہی تو مسئلہ ہوتا ہے وہ کسی کی

www.kitabnagri.com

آنکھوں میں بھی نرمی برداشت نہیں کر سکتے۔

"خیر جو ہونا تھا ہو چکا آپ کو اللہ اس کے ساتھ خوش رکھے۔۔۔" وہ عمر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو کام میں

مصرف تھا۔

"آپ کے لیے بہت اچھی لڑکی ہوگی ذرا ادھر ادھر بس نظر گھما کہ دیکھنے کی دیر ہے۔۔۔" وہ چھپے لفظوں میں

نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"مجھ اب نہیں چاہیے اچھی لڑکی ابھی دل کا پہلا زخم نہیں بھرا۔۔۔" داؤد یاسیت سے بولا تو عائشہ بس اس کو دکھ سے دیکھ کر رہ گئی۔

"خیر میں چلتا ہوں کہیں عمر مجھے پر پرچہ نہ کٹو ادے کے میری بیوی کو کون سی پٹیاں پڑھا رہا ہے۔۔۔" وہ عجیب انداز میں ہنسا۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہ جانتا ہے میرے دل میں صرف وہی ہے۔۔۔ میں نے تو اس کے علاوہ کس اور کا خیال بھی اپنے دل میں آنے تک نہیں دیا اور یہ بات وہ جانتا ہے وہ کیوں ایسی بات سوچے گا۔۔۔" عائشہ کے لہجہ میں محبت بھرا مان تھا۔

داؤد اس کی بات پر مسکراتے ہوئے اٹھ کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"میں تمہارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔" وہ کال رسیو کرتے ہی بنا سلام دعا کے بولا۔

"اچھا کیا سوچ رہے تھے میرے بارے میں۔۔۔؟" وہ ہنسی۔

"یہ تو نہیں بتاؤ گا میں۔۔۔" عمر تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا تو نہیں بتانا تم نے۔۔۔؟" سحر مصنوعی ناراضگی سے بولی۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اوکے میں کال بند کر رہی ہوں پھر۔۔۔" سحر نے دھمکی دی۔

"نہیں، نہیں۔۔ بتاتا ہوں ویسے ہی یاد کر رہا تھا کہ کافی دن ہو گئے ہیں ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔" عمر نے جلدی سے کہا کہیں سچ میں وہ کال ڈراپ ہی ناں کر دے۔

"اچھا۔ چلو پھر مل لیتے ہیں۔۔۔۔" وہ ہنسی۔

"کب۔۔۔؟"

"ابھی۔۔۔"

"ابھی تو میں آفس ہوں۔۔۔۔" عمر نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"تو آف لے کر آ جاؤ۔۔۔۔" اس نے آسان حل بتایا۔

"اچھا کہاں آنا ہے۔۔۔" عمر نے پوچھا تو سحر نے لوکیشن بتا کر کال ڈراپ کر دی۔

عمر کی اچانک ہی نگاہ عائشہ کی جانب اٹھی جو کافی دیر سے اس کو دیکھ رہی تھی عمر کے یوں دیکھنے پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔

www.kitabnagri.com

"عمر آج آئس کریم کھانے چلیں۔۔۔۔؟" وہ اس کی ٹیبل تک آئی۔

"کیوں۔۔۔۔؟" عمر نے حیرت سے پوچھا۔

"ویسے ہی دل چاہ رہا ہے ایسے تھوڑا ٹائم بھی ساتھ گزار لیں گے۔۔۔۔" عائشہ نے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یار آج نہیں، پھر کبھی آج مجھے ایک دوست سے ملنے جانا ہے بزنس کے سلسلہ میں، بس 10 منٹ تک نکل رہا ہوں۔۔۔۔" وہ سپاٹ لہجہ میں بولا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔" وہ بجھے دل کے ساتھ اٹھ کر اپنی سیٹ کی طرف آگئی۔

عمر کو نکلے ابھی 20 منٹ ہی ہوئے تھے کہ عائشہ کا فون بجنے لگا

"عائشہ ریڈی ہو جاؤ میں گھر سے بس نکلنے لگی ہوں تمہیں بھی راستے میں پک کر لوں گی۔۔۔۔" ایئر پیس سے ہما بھا بھی کی آواز ابھری۔

"مگر بھا بھی میں ابھی آفس ہوں۔۔۔۔" اس نے ایسے ان کو بتایا جیسے ان کو پتہ نہ ہو کہ وہ آفس ہے۔

"ہاں تو کوئی بات نہیں عثمان انکل کو بتا کر آ جاؤ میں بس آرہی ہوں۔۔۔۔" وہ عجلت سے بولیں۔

"پر ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔۔؟" عائشہ نے الجھن سے پوچھا۔

"شاپنگ پر۔۔۔۔" وہ مختصر سا جواب دے کر کال بند کر گئیں تو عائشہ فون کو غصہ بھری نظر ڈال کر چیزیں سمیٹنے لگ گئی۔
www.kitabnagri.com

"کہیں جارہی ہو کیا۔۔۔۔؟" نور نے اس کو چیزیں سمیٹتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں، شاپنگ پر۔۔۔۔؟" وہ مختصر بولی۔

"عمر کے ساتھ۔۔۔۔؟" وہ شرارت سے بولی۔

"نہیں یار بھا بھی کے ساتھ۔۔۔۔"

"لگ نہیں رہا۔۔ پہلے عمر نکلا ہے اب تم جارہی ہو چکر کیا ہے۔۔۔؟" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"کوئی چکر نہیں ہے بھابھی کے ساتھ جارہی ہوں وہ بس آہی رہی ہیں،۔۔۔" عائشہ نے کام چھوڑ کر اس کی طرف مسکرا کر کہا اور پھر سر عثمان کے آفس کی طرف چلی گئی۔

"بھابھی میری تو اب بس ہو گئی ہے۔ اور کتنی شاپنگ کرنی ہے آپ نے۔۔۔" عائشہ نے تھکن زدہ لہجہ میں کہا۔
"بس ہو گئی ہے ایسا کرتے ہیں اب آئس پارلر چلتے ہیں تمہاری بھتیجی کے لیے بھی پیک کروالیں گے اور خود بھی کھالیں گے۔۔۔" انہوں نے سوٹ کی پے منٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے آپ کو پتہ ہے میرا آج بہت دل کر رہا تھا آئس کریم کھانے کو۔۔۔" عائشہ نے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"اچھا جی ویسے میرے ساتھ یا پھر عمر کے ساتھ۔۔۔؟" وہ شرارت سے ہنسی۔

"ایمانداری سے بتاؤں تو عمر کے ساتھ۔۔۔" وہ شرارت سے ہنستے ہوئے بولی۔

"تو چلے جانا تھا اس کے ساتھ ہی، اب ہماری اس کے سامنے کیا ویلیو۔۔۔؟" وہ آئس پارلر میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" وہ خفگی سے بولی۔

"اچھا اب جلدی سے آرڈر کرو۔۔۔" انہوں نے قدرے دور ٹیبل منتخب کیا اور بیٹھ گئے۔

عائشہ نے اپنی تھکن سے کرسی کی پشت سے سر لگایا مگر سامنے نظر پڑتے ہی اس کی تھکن ایک منٹ میں ہوا ہو گئی اس نے آنکھوں کو زور سے مسل کر پھر سے دیکھا کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی مگر وہ حقیقت بن کر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی کے ساتھ بیٹھا محبت و وفا کے وعدے کر رہا تھا۔

اس نے ایک دفعہ پھر سے دیکھا کہیں اس کو غلط فہمی تو نہیں ہو رہی مگر بار بار دیکھنے پر بھی عمر ہی نظر آ رہا تھا کسی حسین دوشیزہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھا تھا۔ عائشہ کو لگا اس سے سانس لینا مشکل ہو جائے گا اس کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں تھا آ رہا۔

اسی لمحہ عمر کی نگاہ سامنے پڑی جہاں عائشہ آنکھوں میں نمی اور حیرت کا تاثر لیے اس کو یک ٹک دیکھ رہی تھی تو اس کے ہاتھوں سے سحر کا ہاتھ یک دم چھوٹ گیا۔

"کیا ہوا کوئی بھوت دیکھ لیا ہے کیا۔۔۔؟" سحر نے یوں اس کو سامنے دیکھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔

"سامنے جو لڑکی بیٹھی ہے وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔" عمر نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ شکر تھا کہ ہما بھابھی کی پشت تھی ان لوگوں کی طرف ورنہ ان سے دور نہیں تھا سر پر پوچھنے کھڑی ہو جاتیں۔

www.kitabnagri.com

"ویسے تم میری بیوی کی بجائے اگر اس کا نام پکارتے تو زیادہ اچھا نہیں تھا۔۔۔۔" سحر نے ایک نظر اس عام سی لڑکی پر ڈالتے ہوئے کہا۔

ویٹراب ان کو آئس کریم سرو کر رہا تھا۔ عمر نے دوبارہ سے عائشہ کی طرف دیکھا جو ہما بھابھی سے کچھ بول رہی تھی مگر ان کا سر مسلسل انکار میں ہل رہا تھا۔

"پلیز بھابھی چلیں۔ مجھے نہیں کھانی۔۔۔۔" وہ التجا کر رہی تھی۔

"مگر ابھی تو تمہارا دل کھانے کو کر رہا تھا۔ اب کھالو۔۔۔"

"نہیں میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے آپ چلیں پلیز۔۔۔۔۔" وہ بنا ان کے جواب کا انتظار کیے اٹھ گئی تو مجبوراً ان کو بھی اٹھنا پڑا۔

"کون تھی وہ لڑکی جس کے ساتھ عمر اتنا کلوز ہے۔۔۔۔۔؟" اس کی آنکھوں میں آنس پالر کا منظر پھر سے گھوم گیا آنکھوں میں رکا ہوا پانی کا ریلا پلکوں کے بند توڑ کر باہر آ گیا۔

"اس نے بتایا تو تھا کہ وہ بزنس کے سلسلہ میں کسی سے ملنے جا رہا ہے۔۔۔۔۔" اس نے خود سے کہا۔

"عائشہ بی بی بزنس کے سلسلہ میں ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ڈیلنگ تو نہیں نہ کی جاتی۔۔۔۔۔" اس کے اندر سے جیسے اس کی بات پر کوئی ہنسا۔

"نہیں، نہیں عمر بس میرا ہے۔۔۔۔۔" وہ زور سے بولی۔

"وہ جس کا ہے اس کو تم ابھی ابھی دیکھ کر آرہی ہو۔۔۔۔۔" کوئی بہت ہی رازداری سے اس کے کان میں بولا۔

"عمر تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔۔" اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ مار کر چیزوں کو زمین بوس کرتے ہوئے کہا۔

"تم بس میرے ہو۔۔۔۔۔"

انتہا کی محبت کی ہے تم سے۔ میری محبت میں اتنی شدت کے بعد بھی تمہیں کسی اور محبت کی ضرورت ہو سکتی ہے
بھلا۔۔۔؟

نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔

میں تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تم ایسے ہو سکتے ہو دل میں بہت اونچے مقام پر بیٹھا تھا تمہیں۔۔۔۔
ایک پل میں سارا یقین تم نے مٹی میں ملا دیا ہے۔۔۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔؟ "کمرہ اب ہلکی ہلکی سسکیوں سے گونج رہا تھا۔ کس کا مان بڑی بے دردی سے ٹوٹا
تھا ایک انسان کو اپنے دل میں سب سے اعلیٰ مقام پر بیٹھا اور وہی انسان جب کسی اور کے ساتھ بیٹھا نظر آئے تو
تکلیف تو ہوتی ہے ناں۔۔۔۔؟؟؟

"تمہاری طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔؟" وہ اس کے سامنے بیٹھا پوچھ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔؟" عاشقہ پی سی پر نظریں جمائے بٹنوں پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولی مگر
اس کا لہجہ اس کی ناراضگی کی چغلی کھا رہا تھا۔

"ناراض ہو۔۔۔۔؟" وہ اب براہ راست پوچھ رہا تھا۔

"میں نے کیوں ناراض ہونا ہے۔۔۔۔؟" اس نے پی سی سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ کل والی بات۔۔۔۔۔" عمر نے بات ادھوری چھوڑ کر اس کی آنکھوں کی طرف دیکھا ایسے لگ رہا تھا وہ ساری رات روتی رہی ہے

"تم نے بتایا تو تھا کہ تم بزنس کے سلسلہ میں کسی سے ملنے جا رہے ہو۔۔۔؟ وہ بزنس پارٹنر ہی تھی ناں تمہاری۔۔۔۔؟" وہ اس سے زیادہ خود کو تسلی دے رہی تھی تو عمر نے سر ہلا دیا۔

عائشہ کی آنکھوں میں پانی کی لکیر آ کر چلی گئی۔

"اتنا بھروسہ کرتی ہو مجھ پہ۔۔۔۔؟" عمر کو اس کا یقین دیکھ کر حیرت ہوئی جو سب کچھ دیکھ کر بھی جتلا نہیں تھی رہی۔

"ہاں جب محبت کی ہے تو بھروسہ بھی تو کرنا پڑے گا ناں۔۔۔۔ میں نے سنا ہے جس محبت میں بھروسہ نہیں ہوتا وہ محبت بس لفظوں کا ذخیرہ ہوتی ہے۔۔۔۔" وہ عجیب لہجہ میں بولی کتنا مشکل ہوتا ہے ناں ایک چیز اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد نہیں یقین دلانا کہ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"عائشہ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم ناراض ہو۔۔۔۔؟"

"تو میرے ناراض ہونے سے تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔؟ نہیں ناں۔۔۔؟ تو پھر فکر کیوں کرتے ہو جو ہے جیسا ہے چلنے دو۔۔۔۔" آخر اس کی زبان پر شکوہ آ ہی گیا۔

"عائشہ مجھے پروا ہے تو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں ناں۔۔۔۔"

عائشہ کا دل چاہا بول دے کہ اس کے سامنے پھر کیا لینے بیٹھے تھے۔۔

"پھر ایک وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔۔" اس نے عمر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔۔۔؟" عمر کو لگا جیسے وہ وعدہ لے گی کہ سحر سے کبھی نہیں ملو گے۔

"مجھ سے وعدہ کرو بس میرے ہی رہو گے۔۔۔۔۔" وہ مان بھرے لہجہ میں اس سے وعدہ مانگ رہی تھی یہ جانے بنا وعدہ کر بھی لوگ مکر جاتے ہیں بدل جاتے ہیں۔۔۔

"میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔" عمر نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"مجھے محبت میں اجارہ داری چاہیے۔۔۔ میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔ میں کوئی شکی قسم کی لڑکی نہیں ہوں نہ ہی میں شک کر رہی ہوں۔۔۔ بس اتنا چاہتی ہوں تمہاری محبت بس میرے لئے ہی ہو۔ وہ لڑکی جو تمہارے سوا کسی اور کا خیال بھی گناہ سمجھے اتنا تو حق رکھتی ہے ناں کے تمہارے دل و دماغ پر راج کرے۔۔۔؟ بتاؤ میرے سوا کسی اور کا خیال، خیالوں میں بھی نہیں دو گے ناں۔۔۔۔۔؟" وہ ہاتھ آگے کیے اس کے ہاتھ کی منتظر تھی۔

عمر کو لگا جیسے اس کی چوری بھی پکڑی گئی ہے اور اس کو مجرم بھی نہیں کہا جا رہا۔ وہ منافقت تو کر چکا تھا اس کی جگہ بڑے آرام سے کسی اور کو دے دی تھی اس نے ایک نظر عائشہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور پھر ایک جھٹکا سے اٹھ کر چلا گیا۔

اور وہ تلخی سے مسکرا دی۔

*

"کب تک اور سوگ منانے کا ارادہ ہے ابھی۔۔۔؟" ثنائی نے اس کو سوچوں میں گم دیکھ کر کہا۔

"میں کسی کا سوگ نہیں منا رہا، تم بھول کیوں نہیں جاتی۔۔۔؟" وہ ثنائی کی طرف تلخی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میرے بھول جانے سے کیا ہوتا ہے۔؟ تم بھول گئے ہو۔۔۔؟ شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔؟ برسوں کے بیمار لگ رہے ہو۔۔۔" وہ پھٹ پڑی۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے، اور مجھے کچھ بھی نہیں یاد۔ بار بار اس کا ذکر کر کہ میرا دل نہ دکھایا کرو۔۔۔" اس کا زخم ابھی بھی تازہ لگ رہا تھا۔

"کچھ چیزیں ہماری قسمت میں ہوتی ہی نہیں ہیں۔۔۔ سمجھ لو عائشہ بھی تمہاری قسمت میں نہیں تھی۔۔۔ وہ اب کسی اور کے نکاح میں ہے۔ تم بھی آگے بڑھ جاؤ پلےز اب تو ابو کو گئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے امی نے بھی تنگ آکر تم سے کہنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔ کیوں اپنی ذات کے خود دشمن بن رہے ہو۔۔۔؟" وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

"تناوہ مجھ بھولتی ہی نہیں میں کیا کروں میں بڑی کوشش کرتا ہوں بھول جاؤں مگر نہ دل سے نکلتی ہے نہ دماغ سے۔۔۔۔" وہ آخر نرم پڑ ہی گیا ورنہ خود سے لڑتے لڑتے لوگ پتھر ہو جاتے ہیں۔

"تم کوئی اور جاب کر لو وہاں سے جاب چھوڑ دو۔۔۔۔" ثنائی کو یہی مناسب لگا۔

"کیا اس کا سامنا نہ کرنے سے وہ یاد نہیں آئے گی۔۔۔؟ داؤد نے تڑپ کر پوچھا۔

"شائد۔۔۔ درد کچھ کم ہو جائے۔ تم کوشش تو کر کے دیکھو۔۔۔۔" وہ حوصلہ دیتے ہوئے بولی تو داؤد نے سر ہلا

دیا۔

*

"میں غلط کر رہا ہوں عائشہ کے ساتھ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ وہ کتنا بھروسہ اور محبت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔ اور میں اس کی فیئنگز کے ساتھ ہی کھیل رہا ہوں۔۔۔" وہ مسلسل عائشہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"میں نے تمہارے علاوہ خیالوں میں بھی کسی اور کا خیال نہیں آنے دیا۔۔۔" اس کے کان میں بہت قریب سے کہیں عائشہ کی آواز آئی۔

"عمر حیات۔۔۔ تم میری حیات ہو۔۔۔" کوئی اور بہت زور سے بولا۔

"میں تم سے کیسے ناراض رہ سکتی ہوں۔۔۔؟" عمر کو لگا وہ سامنے کھڑی پوچھ رہی ہے۔

"تم ہر دفعہ مجھے چھوڑ جاتے ہو۔۔۔؟" وہ بھیگی آنکھوں سے بول رہی تھی۔

"تم ٹھیک کہتی ہو عائشہ۔ میں ہر دفعہ تمہیں چھوڑ جاتا ہوں۔۔۔ عادی بنا کر۔۔۔ میں کیا کروں میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ تو میں بھی تو سحر سے محبت کرتا ہوں نا۔۔۔ مجھے بھی محبت حاصل کرنے کا حق ہے نا۔۔۔" وہ خود سے لڑ رہا تھا۔ ہر طرف کبھی عائشہ تو کبھی سحر کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

انسان بھی کبھی کبھی کتنا ظالم بن جاتا ہے اپنی خوشی کی خاطر دوسروں کو مٹی میں ملا دیتا ہے اور پھر توقع کرتا ہے کہ ساری عمر خوشیاں اس کے دروازہ پر باندھی بن کر کھڑی رہیں۔۔۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے لوگوں کو مٹی میں ملا کر خود سونا بن جاؤ۔۔۔ کہیں نہ کہیں تو ہمیں بھگتنا پڑتا ہے نا مگر جب عشق کا بھوت سر پر سوار ہوتا ہے نا تو پھر عشق کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔۔۔ یہ بھی تکبر کی طرح ہوتا ہے جو اپنے علاوہ کسی اور کو کچھ نہیں سمجھتا۔۔۔

"زندگی پر میرا بھی حق ہے۔۔۔" وہ خود کو مطمئن کرتا ہوا نیند کی وادی میں اتر گیا۔

*

"تم نے بات کی ہے اس سے۔۔۔؟" وہ عمر کے سامنے بیٹھی اس سے جواب طلب کر رہی تھی۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں کی۔۔۔" وہ آہستہ سے بولا۔

"کیوں۔۔۔؟" وہ کسی پولیس والے کی طرح سوال جواب کر رہی تھی۔

"ہمت نہیں پڑی۔۔۔" اس نے مجرم کی طرح سر جھکا کر جواب دیا۔

"اور مجھے لگتا ہے تم سے یہ ہمت ساری عمر نہیں ہونی۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں ہنسی تو عمر نے تڑپ کر اس کو دیکھا۔

"ویسے بھی مجھ لگتا ہے تم مجھ سے فلرٹ کر رہے ہو۔۔۔ اگر تم نے بات کرنی ہوتی تو کب کی کر چکے ہوتے۔۔۔" وہ خفا ہوتے ہوئے بولی۔

"ایسے تو نہ کہو سحر۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔ تم میری محبت کا خدا کے واسطے ایسے مذاق نہ بنایا کرو۔۔۔" عمر کو لگا اس کے دل پر وار کر دیا ہے سحر نے ایسی بات بول کہ۔

"تو پھر ایک راہ چن لو عمر۔۔۔ دو راستوں پر چلنے والوں کو منزل نہیں ملتی۔۔۔ ایک راہ کا انتخاب کرو اور اس پر سفر کی تیاری کرو۔۔۔" وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

"تھک گئی ہو۔۔۔؟ سفر سے۔۔۔؟" وہ اس کی جلد بازی دیکھ کر بولا۔

"نہیں تھک نہیں گئی۔۔۔ ڈر گئی ہوں کہیں تم بیچ راہ میں لا کر راستہ ہی نہ بدل لو۔۔۔؟" وہ اپنا وہم ظاہر کرتے ہوئے بولی۔

"ایسا سمجھتی ہو مجھے۔۔۔۔؟" وہ دکھ سے بولا۔

"انسان کو بدلتے کون سادیر لگتی ہے عمر۔۔۔؟ پہلے مجھے فکر نہیں تھی۔۔۔ لیکن اب مجھے لگتا ہے مجھے بھی سچ میں محبت ہو گئی ہے تم سے۔۔۔" وہ اقرار کرتے ہوئے بولی۔

"میں کل ہی بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔" عمر کو اس کے اقرار نے اندر تک سرشار کر دیا۔

"تمہارے اور عمر کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ کیفی ٹیریا میں نور اور زویا کے ساتھ بیٹھی تھی تو نور نے اچانک اس سے پوچھ لیا۔ عمر اور اپنے نکاح کے بعد اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی اس کی نور سے۔

"نہیں تو۔۔۔۔؟" وہ سپاٹ لہجہ میں بولی۔

"اچھا مجھے لگ رہا تھا جیسے تم دونوں کا کوئی جھگڑا چل رہا ہے۔۔۔۔" نور نے اس کے چہرہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں تو۔۔۔۔ ویسے تمہیں کیسے لگا۔۔۔؟" عائشہ نے گھبرا کر چہرہ نیچے کر لیا۔

"وہ اس طرح جیسے نکاح کے شروع کے دنوں تمہارے چہرے پر ایک شگفتگی اور اطمینان سار ہتا تھا وہ اب نظر نہیں آتا۔۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے اب تم مر جھا گئی ہو۔۔۔۔" نور نے الجھن بھرے انداز میں کہا۔

"دیکھو عائشہ اب تو ہم لوگ بہت اچھی دوستیں ہیں تم ہمارے ساتھ شئیر کر سکتی ہو۔۔۔۔۔" زویا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس آج کل ویسے ہی بہت تھک جاتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ اپنا بھرم رکھتے ہوئے بولی حالانکہ دل چاہ رہا تھا کسی کندھے پر سر رکھ کر رولے مگر وہ عمر کو یوں سرعام کیسے لاسکتی تھی۔

"اچھا تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔۔۔۔۔ ورنہ تمہاری شکل دیکھ کر یقین کرنے کو تو دل بالکل بھی نہیں کر رہا۔۔۔۔۔" نور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا یہ سڑی ہوئی شکل ٹھیک کر لو ورنہ ہم ذرائع سے پتہ لگوا لیں گے کہ آخر چکر کیا ہے۔۔۔۔۔" زویا نے جاسوسانہ انداز میں کہا تو وہ ہنس دی۔

"بڑی چپ چپ ہو۔۔۔۔۔؟" عمر نے اس کو خاموش بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"نہیں تو۔۔۔۔۔" عائشہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر سے دونوں چپ ہو گئے پچھلے آدھے گھنٹے سے دونوں چپ بیٹھے تھے دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سوچوں میں گم تھے۔

"عائشہ۔۔۔۔۔؟" عمر نے ایک دفعہ پھر سے خاموشی توڑی۔

"ہوں۔۔۔۔۔" وہ مختصر بولی۔

"محبوب کے بنا جینا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔؟" عمر نے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو زمین سے گھاس کو ہاتھوں سے توڑ توڑ کر پھینک رہی تھی۔

"محبوب کے بنا انسان زندہ کہاں ہوتا ہے۔۔۔۔" عمر کے سوال پر چونک کر اس نے سر اٹھایا اور یاسیت سے جواب دے کر پھر سے گھاس کو توڑنے میں مصروف ہو گئی۔

"تم نے ایک دفعہ کہا تھا کہ عمر تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔۔۔۔" عمر نے اس کو یاد دلایا۔

"ہاں میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔۔۔۔" وہ بنا اپنی مصروفیت ترک کیے بولی۔

"میری خوشی سحر کے ساتھ میں ہے عائشہ۔۔۔۔" عمر کی بات سن کر عائشہ کا گھاس سے کھیلتا ہاتھ ساکت ہو گیا وہ بھری ہوئی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

"سحر میری زندگی میں سحر کی طرح ہے عائشہ۔۔۔۔ میری زندگی میں روشنی۔۔۔۔ میری پہلی محبت۔۔۔۔ میری تمام تر چاہتوں کا مرکز۔۔۔۔ میں بہت سوچا بہت زیادہ سوچا مگر عائشہ مجھے اس کے سوا کچھ نظر ہی آتا۔۔۔۔۔" وہ اس کی پروا کیے بنا اپنے دل کا حال سنارہا تھا۔
www.kitabnagri.com

ہاتھ ساکت، لب ساکت لیکن آنکھیں ساکت نہیں تھیں۔ پانی کے قطرے قطار بنائے آنکھوں سے نکل زمین میں جذب ہو رہے تھے۔

"مجھے خوشی دے دو عائشہ۔۔۔۔" وہ التجا کر رہا تھا۔

"تو میں کہاں ہوں عمر۔۔۔۔؟؟؟"

عمر تم نے کیوں کیا ایسے۔۔۔؟ تمہارے پاس تو میں تھی ناں۔۔۔؟" وہ بھیگی آنکھوں سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

عمر کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی "تھی" کا لفظ کیوں استعمال کر رہی ہے۔

"میں نے کہا بھی تھا مجھ۔۔۔ پر ترس۔۔۔ مت۔۔۔ کھانا۔۔۔ اگر۔۔۔ نباہ نہیں تھی کرنی۔۔۔ تو مجھے سے نکاح کیوں۔۔۔ کیا تھا۔۔۔؟" آنسوؤں کی طرح اس کی منہ سے لفظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔

"میں پورے دل سے تب نکاح کیا تھا۔۔۔ مجھے نہیں تھا اندازہ کہ سحر میری زندگی میں واپس آجائے گی۔۔۔" وہ اعتراف کر رہا تھا۔

"اب کیا چاہتے ہو۔۔۔؟" وہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"سحر کا ساتھ۔۔۔" وہ مختصر بولا تو عائشہ نے تڑپ کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ میری زندگی میں تب تک نہیں آئے گی جب تک تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔" وہ سر جھکا کر بولا۔

عائشہ کو لگا جیسے اس کی شہ رگ کاٹ دی ہو کسی نے۔۔۔ وہ خوف زدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی جو اس کی زندگی اپنے ہاتھوں میں لیے گھوم رہا تھا۔

"نہیں عمر۔۔۔ میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتی۔۔۔ نہیں کبھی دوبارہ ایسی بات مت کرنا میں مر جاؤں گی عمر۔ تم مذاق کر رہے ہوناں۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح عمر کو جنجورتے ہوئے بولی۔

"میں بھی اس کے بنا مر جاؤں گا عائشہ۔۔۔"

"میں تو تم سے محبت کرتی ہوں عمر۔۔۔" وہ خالی نظروں سے اس کو طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں بھی سحر سے محبت کرتا ہوں عائشہ۔۔۔"

"یہ ظلم ہے۔۔۔" وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"سمجھوتے بھری زندگی بھی تو گزارنا زیادتی ہے نا۔۔۔" وہ اپنی بات پر قائم تھا۔

"قصور میرا ہے عمر، میں نے کیوں اتنی محبت کی تم سے۔۔۔ اپنی "میں"، اپنی "انا" سب کچھ قربان کر دیا تمہاری چاہت میں۔۔۔ اور تم مجھے ہی قربان کر رہے ہو۔۔۔؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ نظریں چرا گیا۔

"ایک مہربانی کر دو مجھ پر۔۔۔" وہ التجا کرتے ہوئے بولی عمر نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"عمر مجھ سے اپنا نام مت چھینو۔ تم نے شادی کرنی ہے کر لو۔۔۔ مگر اپنا نام میرے نام کے ساتھ جڑا رہنے دو۔۔۔

میں ساری زندگی تمہارے نام کے سہارے زندگی گزار لوں گی یہ ظلم مت کرنا۔۔۔" عائشہ نے ہاتھ جوڑتے

ہوئے کہا۔۔۔ عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا اور ایک نظر اس کے جڑے ہاتھوں کو اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا

www.kitabnagri.com

گیٹ کی طرف چلا گیا۔۔۔

آسمان کیسے سر پر ٹوٹا ہے عائشہ کو آج معلوم ہوا۔۔۔ وہ سر جھکائے، ہاتھ جوڑے زمین پر کسی فقیر کی طرح بیٹھی

تھی ایک دفعہ پھر پچھلا منظر دہرایا تھا عمر نے، وہی جگہ تھی وہی وقت تھا۔۔۔ وہی وہ دونوں تھے اور وہی الفاظ

تھے روح کو چیر دینے والے۔۔۔ وہی التجا تھی اور وہی سرد مہری تھی۔۔۔ محبت کو محبت سے بہلا کر رسوا کیا گیا

تھا۔۔۔

عائشہ خالی جھولی آنکھوں میں آنسو لیے رحم کی آس میں وہی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ مگر خیر ڈالنے والا منہ موڑ کر کب کا جا چکا تھا۔۔۔

"سحر وہ طلاق نہیں لینا چاہتی۔۔۔ وہ کہتی ہے ساری عمر میرے نام پر گزار دے گی۔۔۔ اب مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔؟" عمر سحر کے سامنے بیٹھا اس سے مشورہ مانگ رہا تھا۔۔

"تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟" وہ اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال پوچھنے لگ گئی۔
"میں تو تمہیں چاہتا ہوں۔۔۔۔"

"تو پھر عائشہ کی چاہت کو اپنے دل سے نکال دو۔۔۔۔" وہ آرام سے بولی۔

"سحر کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی میرے نکاح میں رہے اور تم بھی۔۔۔۔" عمر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"نہیں ہر گز نہیں اس کو زندگی سے نکالو گے تو ہی میری طرف بڑھ سکتے ہو ورنہ نہیں۔۔۔۔" سحر کسی بھی قسم کی رعایت دینے سے قاصر نظر آرہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

"وہ مر جائے گی۔۔۔۔" عمر نے کمزور سا احتجاج کیا۔

"تو مرنے دو، یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔" وہ بے دردی سے بولی۔

"تمہیں ویسے اتنا رحم کیوں آرہا ہے اس پر۔۔۔؟ کہیں بیوی کی محبت تو نہیں جاگ گئی دل میں۔۔۔۔" وہ شرارت سے بولی۔۔

"اگر اس سے محبت ہوتی تو یہاں تمہارے پاس نہ بیٹھا ہوتا۔۔۔۔" عمر ناراضگی سے بولا۔

"اچھا یہ بتاؤ گھربات کی ہے۔۔۔؟" وہ دلچسپی سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں ابھی نہیں۔۔۔ یہ بھی ایک الگ مسئلہ ہے۔۔ ابھی ماما، پاپا کو راضی کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے

۔۔۔۔" وہ ہاتھ سے اپنی پیشانی دباتے ہوئے بولا۔

"ابھی کرنا بھی مت، عائشہ کو چھوڑنے کے بعد کرنا۔۔۔۔" اس نے ایک اور مشورہ سے نوازہ۔

"اور اگر عائشہ نے کردی تو۔۔۔۔؟" عمر نے ایک نکتہ سامنے رکھا۔

"مجھے نہیں لگتا وہ کرے گی۔۔۔۔" سحر نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"ویسے سحر مجھے تم Hellen Of Try لگتی ہو اور مجھے لگتا ہے تمہاری خاطر میں Trojan War لڑوں گا

۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"یہ اب Hellen Of Try کون تھی۔۔۔؟ اور میں تو آج تک World War وغیرہ کا ہی سنا ہے۔۔۔۔" یہ

Torjan War کا تو نام پہلی دفعہ سنا ہے میں نے۔۔۔۔" وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"اچھا تمہیں سچ میں نہیں پتہ کیا۔۔۔؟ Hellen یونان کی سب سے حسین لڑکی تھی یہ Try کی رہنے والی

تھی اور اس پر 10 سال تک جنگ ہوتی رہی جس کو Torjan War کہا جاتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کو مختصر بتاتے

ہوئے ہنسا۔

"اب اتنی بھی حسین نہیں ہوں میں۔۔۔۔" وہ اس کو پیار سے گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ آئینہ تجھے کیا خبر دے گا۔ تیرے حسن کی۔۔؟
دیکھ میری نظر سے خود کو کتنی حسین ہے تو۔۔!"
عمر اس پر فرقتہ ہوتے ہوئے گنگنایا تو وہ بھی ہنس دی۔۔

"عائشہ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔
دومنٹ لان میں آسکتی ہو۔۔۔؟" وہ سنجیدگی سے اپنا کام کر رہی تھی جب اس کو عمر کی آواز سنائی دی۔ تو اس
نے بنا اس کی طرف دیکھے سر ہلا دیا۔۔۔
"کہو۔۔۔۔" تقریباً تین منٹ بعد وہ اس کے پیچھے کھڑی تھی
"آؤ بیٹھو۔۔۔۔" وہ بیچ پر بیٹھتے ہوئے بولا تو وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔
"میں نے سحر سے بات کی تھی۔۔۔۔" عمر نے سپاٹ لہجہ میں اس سے کہا تو وہ سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھنے
لگی۔۔۔۔

"وہ شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کو پانے کے لیے تمہیں چھوڑنا ہو گا۔۔۔۔" وہ سرد لہجہ میں بولا
"عورت کبھی بھی شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اس کی ڈیمانڈ کچھ غلط تو نہیں ہے۔۔۔" وہ بھیگی ہوئی آواز
میں بولی۔

"میں ابھی گھر بات نہیں کی۔۔۔ سحر کہتی ہے تمہیں چھوڑنے کے بعد کروں بات۔۔۔" عمر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہتی ہے سحر۔۔۔" وہ نظریں جھکا کر بولی۔

"تو تم نے پکا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔؟" وہ بنا کسی تاثر کے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔" وہ مختصر بولا۔

"اب کبھی پیچھے مڑ کے مت دیکھنا۔۔۔" عائشہ کی آواز ایسے جیسے گہرائی سے آئی ہو۔۔۔

"نہیں دیکھوں گا۔۔۔ تم دعا کرو گی ناں میرے لئے۔۔۔۔۔" وہ امید بھرے لہجہ میں پوچھ رہا تھا۔ لوگ بھی کتنے ظالم ہوتے ہیں ناں موت کا پروانہ پکڑا کر زندگی کی دعا کرواتے ہیں۔

"تم مت روؤں عائشہ۔۔۔" عمر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"تمہیں مطلب۔۔۔؟ خدا کے لیے عمر بند کر دو کھیل مجھے جینے دو۔ جب تم سحر کے ہو رہے ہو تو تمہیں مجھ

سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پرے کرتی ہوئی شدت سے رو پڑی۔

"میں وکیل سے بات کر لی ہے ایک دو دن میں پیپرز تیار ہو جائیں گے۔۔۔" وہ سرد لہجہ میں کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا۔

عائشہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ کو چھپائے آواز کے ساتھ رونے لگ گئی۔

دور پیچھے کھڑے انسان نے دونوں کی باتیں سن کر افسوس سے دونوں کو دیکھا۔۔۔

*

"یہاں کیوں اکیلی بیٹھی ہیں آپ۔۔۔؟" داؤد نے عائشہ کو اکیلے کیف ٹیریا میں بیٹھا دیکھ کر پوچھا۔

"ویسے ہی۔۔۔۔" وہ مختصر بولی۔

"پریشان ہیں۔۔۔؟" داؤد نے اس کو چپ دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں تو۔۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"بڑی چپ چپ لگ رہی ہیں۔۔۔۔" وہ خاموش بیٹھنے والا نہیں تھا۔

"میں پہلے بھی ایسی ہی تھی۔۔۔۔" عائشہ نے اس کی بات کو نفی کیا۔

"نہیں، جب سے عمر کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ہے آپ بڑی خوش دیکھائی دیتی تھی۔۔۔"، داؤد نے بہت سوچ

سمجھ کر وار کیا۔ اس کی بات سن کر عائشہ کے چہرہ کا رنگ پیلا پڑا۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔" وہ جیسے خود کو تسلی دے رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"عائشہ کیا سچ میں ایسا ہوتا ہے ایک انسان کا ہماری زندگی میں آنا ہمیں خوش کر دیتا ہے اور وہی انسان ہماری زندگی سے نکل جائے تو ہم خود کو مردہ سمجھنے لگتے ہیں۔۔۔۔۔" داؤد نے اس کہ چہرہ پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔
- تو سر جھکا گئی۔

"میرے پاس آپ کی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔؟ میرے سر میں بہت زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔" عائشہ رکھائی سے کہتے ہوئے ٹیبل پر انگلیوں سے آڑھی ترچھی لکیریں بنانے لگی۔

"عائشہ میں اب بھی آپ کا منتظر ہوں۔۔۔۔" داؤد کی بات پر عائشہ نے حیرانگی سے نظریں اٹھا کر دیکھا۔

"آپ یہ بھول رہے ہیں کہ میں کسی کی بیوی ہوں۔۔۔۔"

"میں آپ کی اور عمر کی اس دن کی ہونے والی ساری گفتگو سن چکا ہوں عائشہ۔۔۔۔" وہ بڑی بے دردی سے حقیقت کو بیان کر گیا جس سے عائشہ نظریں چرا رہی تھی۔

"تو اب آپ رحم کھا رہے ہیں مجھ پر۔۔۔۔؟" وہ سر دلچہ میں بولی۔

"نہیں عائشہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں اور یہ بات میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کبھی آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔۔" داؤد عائشہ کی بات پر تڑپ گیا۔

"داؤد صاحب آپ کو کیا لگتا ہے میں کوئی موم کی گڑیا ہوں جس کا دل چاہتا ہے کھیل لے۔۔۔؟؟؟ ایک مرد مجھے ٹھکرا رہا ہے اور دوسرا مجھے امید دل رہا ہے کے آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دے گا۔۔۔ یہ آپ لوگ اتنے ظالم کیوں ہوتے ہیں۔۔۔؟ کیا عورت ذات اتنی ہی ارزاں جتنی آپ لوگوں نے بنادی ہے۔۔۔۔؟ نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ ایک بات یاد رکھیے گا عورت محبت بس ایک بار ہی کرتی ہے۔ محبت کبھی دوبارہ نہیں ہوتی اور نہ ہی کرتی ہے۔ وہ جس کے جڑ جائے اسی کے نام پر زندگی گزار دیتی ہے۔" وہ داؤد کی بات سن کر پھٹ پڑی۔

"آپ مجھے غلط سمجھ رہیں ہیں۔۔۔ میں بس آپ کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" وہ جلدی سے بولا۔

"میری خوشی بس عمر کے ساتھ ہے۔۔۔۔" وہ تلخی سے بولی۔

"وہ آپ کو چھوڑ رہا ہے۔۔۔" اس نے یاد دلایا

"میں تو نہیں ناں چھوڑ رہی۔۔۔۔" وہ خلا میں کچھ تلاش کرتے ہوئے بولی۔

"اتنے بڑے فیصلے جذبات میں آکر نہیں کیے جاتے۔۔۔۔" وہ سمجھانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"اور رشتے بھی تو جذبات میں آکر نہیں جوڑے جاتے۔۔۔۔" وہ طنزیہ ہنسی۔

"آپ جب تک چاہیں میں آپ کا انتظار کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

"آپ کا انتظار بے سود ہے۔۔۔۔" وہ اب ہاتھوں میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔۔؟" وہ سوالی بن کر پھر کھڑا تھا۔

"میں عمر کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی۔ وہ مجھے چھوڑ رہا ہے بات سچ ہے۔ مگر میں اس کے علاوہ نہ پہلے کبھی کسی

کو سوچا تھا نہ اب سوچوں گی۔۔۔۔ وہ بے وفا ہو گیا ہے۔۔۔۔ مگر مجھے تو وفائنبھانی ہے ناں۔۔۔۔ وصل کی چاہت میں

محبت ختم تھوڑی ہوتی ہے۔ یہ تو فراق میں بھی خوب بڑھتی ہے۔۔۔۔ یہ ہجر و وصل یہ بلا تر ہے۔۔۔۔ آپ سمجھ

رہے ہوں گے وہ مجھے چھوڑ رہا ہے تو میں اس کی طرح آگے بڑھ جاؤں گی نہیں میں اس کی طرح تھوڑی ہوں۔۔۔۔

محبت کی ہے میں نے۔۔۔۔" عائشہ کی آنکھیں اب نم ہو رہیں تھیں۔

"آپ لا حاصل کے پیچھے بھاگ رہی ہیں۔۔۔۔"

"آپ بھی تو وہی کر رہے ہیں ناں۔۔ جو آپ کو میسر ہے وہ آپ کو نظر نہیں آتا اور جو آپ کا نہیں ہے اس کے پیچھے مجنوں بنے پھرتے ہیں۔۔۔۔" وہ تلخ ہوئی۔

"ایک منٹ، مجھے کون میسر ہے۔۔۔۔؟" وہ حیران ہوا۔

"شائد آپ کی قریب کی نظر کمزور ہے جو ہمارے آفس کا حسین چہرہ آپ کو نظر نہیں آتا۔۔" وہ صاف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"کیا مطلب۔۔۔؟ آپ کا اشارہ نور کی طرف تو نہیں ہے۔۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔ وہ آپ کو پسند کرتی ہے۔۔ شائد بہت زیادہ۔۔۔ اور مجھے یقین ہے آپ اس کے ساتھ بہت خوش رہو گے۔۔۔ اگر آپ کو مجھ سے ذرا سی بھی محبت ہے تو پلیز اس کو اپنی چاہ بنالیں جو آپ کو چاہتا ہے۔۔۔۔" وہ التجا کر رہی تھی۔

"اور آپ کا کیا ہو گا۔۔۔۔؟" وہ فکر مندی سے بولا۔

"میرا ب وارث۔۔۔۔" وہ اداس لہجہ میں بول کر نظریں جھکا گئی۔

داؤد جانتا تھا اب وہ نہیں کچھ بولے گی کافی دیر چپ رہنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو۔۔۔۔!" عائشہ نے اس کو پکارا۔ داؤد نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"محبت پر اب کسی عائشہ کا سایہ بھی مت پڑنے دینا۔ عورت شراکت برداشت نہیں کرتی۔۔۔۔" وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے بولی تو داؤد نے بھی مسکرا کر سر ہلادیا۔

* ----- *

*

"وہ کہتا ہے اس کی خوشی صرف سحر ہے اور سحر صرف اسی صورت اس کو ملے جب وہ مجھے چھوڑے گا۔ وہ کیوں کر رہا ہے ایسا۔ جنت میری ذات تو تماشا بن کر رہ گئی ہے۔ جس کا دل کرتا ہے آتا ہے اور میری ذات کی دھجیاں اڑا کر چلا جاتا ہے۔۔۔ میں پاگل ہو جاؤ گی۔ تم کہتی ہو اللہ نے کہا ہے خود کشی حرام ہے مگر جب لوگ جینا حرام کر دیں تب کیا کریں۔۔۔؟؟؟؟" بہت زیادہ رونے سے اب اس کی آواز بھی اس کا ساتھ چھوڑتی جا رہی تھی۔

"صبر۔۔۔ جنت نے یک لفظی جواب دیا۔

"کتنا صبر۔۔۔؟ سولی پر تو آگئی ہوں اور کتنا صبر کروں۔۔۔؟ عجیب ہو تم بھی۔۔ تم پر بیت نہیں نہ رہی اس لیے تم ایسے مشورے دے رہی ہو تمہیں نہیں پتہ میں کس کرب سے گزر رہی ہوں۔۔ دل چاہتا ہے پوری دنیا کو آگ لگا دوں۔۔۔" عائشہ اب جیتے ہوئے بولی۔ انسان جب ضرورت سے زیادہ بے بس ہو جاتا ہے تو وہ پاگل ہو جاتا ہے۔

"اگر دنیا کو آگ لگا کر تمہیں سکون ملے گا تو لگا دو۔۔۔" جنت کی آواز میں سکون تھا۔

"تم مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔؟ میں مر جاؤ گی اس کو بولو ایسے نہیں کرے۔ وہ کیوں کر رہا ہے ایسے۔۔۔؟ میں تو اس کو سحر سے شادی کی اجازت بھی دے دی تھی۔ یہ ہاتھ بھی جوڑے تھے اس کے سامنے۔۔۔ مجھ سے اپنا نام نہیں چھینے۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ اب جنت کو دکھا رہی تھی۔

میری سانسیں رک جائیں گی۔۔۔ مجھ لگ رہا ہے جیسے مجھے کسی نے زندہ قبر میں اتار دیا ہو۔۔۔ میرا دم گھٹ رہا ہے جنت۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔ "وہ اب باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ جنت کا دل کو دیکھ کر کٹ گیا۔ اس کی زندگی میں خوشیاں آئیں بھی تو صرف چند دنوں کی مہمان بن کر۔

"عائشے، میری جان چپ ہو جاؤ۔۔۔ وہ ہے ناں وہ سب دیکھ رہا ہے وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔ بس چپ اب ایک آنسو بھی نہیں۔۔۔ تمہارے آنسو اتنے ارزاں نہیں ہیں کہ تم ان کو اس انسان کے لیے بہاؤ۔ پتہ ہے تمہاری آنکھ سے نکلنے والے ایک ایک آنسو کا حساب دینا ہو گا اس کو۔۔۔ چپ اب نہیں رونا۔۔۔ وہ انسان اس قابل ہی نہیں تھا کہ اس کو تمہاری اتنی خالص محبت ملتی۔۔۔ اللہ نے ضرور تمہارے کچھ بہت بہتر پلان کیا ہو گا۔۔۔ دیکھ لینا ایک دن ایسا آئے گا جب وہ پچھتائے گا تمہاری محبت کو قبول کرے گا۔۔۔ یا ہو سکتا ہے تم کو کھو دینے کے بعد اس کو تمہاری قدر ہو تمہاری محبت میں گرفتار ہو جائے۔۔۔ وہ روئے گا اپنے کیے پر ایک دن۔۔۔ صبر رکھو۔۔۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال سے واقف ہے۔۔۔۔ "جنت اس کو ساتھ لگا کر چپ کو رواتے ہوئے خود بھی رو پڑی۔

"نہیں جنت۔۔۔ اللہ نہ کرے اس کی آنکھ کبھی نم ہو۔۔۔ خدا اس کو اتنی خوشیاں دے کہ غم اس کے پاس آنے کو بھی ترس جائے۔۔۔ میں اس کا کبھی برا نہیں چاہ سکتی۔۔۔ وہ میری زندگی ہے اس کو تکلیف ہوگی تو مجھ بھی تکلیف ہوگی ناں۔۔۔۔؟" جنت کی بات پر وہ تڑپ کر بولی۔

"تو پھر فیصلہ رب کی ذات پر چھوڑ دو ناں وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔۔۔ شکوہ شکایت سے آگے بھی ایک مقام آتا ہے۔۔۔۔ "جنت اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"شکوہ نہ کروں تو اور کیا کروں۔۔۔؟ کبھی بھی میرے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔۔ ہمیشہ میرے ساتھ برا سے بدترین ہوتا ہے۔۔۔ میرا قصور کیا ہے۔۔۔؟ یہی کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔؟ اور اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔ میں اس کہ لیے اتنی دعائیں مانگی اور مجھے حاصل کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ مایوسی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔

"ہر برائی میں ایک اچھائی کا پہلو ضرور ہوتا ہے ہم اس پہلو کو دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناں کہ وہ رخصتی کے بعد تمہیں چھوڑ جاتا۔۔۔ پھر کیا کر لینا تھا تم نے۔۔ جنہوں نے چھوڑنا ہو وہ چھوڑ ہے جاتے ہیں وہ نہیں دیکھتے آپ بکھر جاؤ گے آپ ٹوٹ جاؤ گے کیوں کہ آپ سے زیادہ ان کے نزدیک اور بھی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں جو اہم ہوتی ہیں۔۔ خدا نے تمہیں بچا لیا تم شکر نہیں کرتی۔۔۔؟

اور تم نے تو خدا سے بھی ناراضگی باندھ لی ہے۔۔۔؟ اس سے ناراض ہونے کا ہمیں حق ہے۔۔۔؟ اس کے فضیلوں کی مصلحت ہماری سوچ سے بھی پرے ہے۔۔۔ وہ "کن" سے ہمیں فیکون کا جلوہ دکھا دیتا ہے۔۔ وہ اگر ہمارے اعمال سے ہمیں نوازنے آتا تو ہم اتنے قابل تھے کیا ہمیں اتنی نعمتیں عطا ہوتیں۔۔۔؟ کیا تم غور نہیں کرتی تم کو اچھا گھر دیا۔۔ گھر والوں سے نوازا۔۔ آرام و سکون کی زندگی دی۔۔ دولت سے نوازا۔۔ ہر طرح کی سہولت دی۔۔ ایک مکمل انسان بنایا۔۔۔ سب سے بڑھ کر مسلمان پیدا کیا۔۔ کیا تم نہیں دیکھتی بہت سے لوگ اس زندگی کے لیے بھی ترس رہے ہیں۔۔ کسی کی آنکھ نہیں ہے تو کسی کا ہاتھ نہیں ہے۔۔ کسی کے پاس گھر نہیں تو کسی کے پاس روٹی کھانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔۔ کوئی سردیوں کی بخشا میں بنا گرم کپڑوں کے فٹ پاتھ پر گزار دیتا ہے تو کوئی گرمیوں کی تپتی دوپہر بن جاتو توں کے۔۔ اگر وہ تمہیں کسی جگہ میں پیدا کر دیتا یا تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر کسی سڑک کے کنارے بھیک مانگنے کے لیے چھوڑ دیتا۔۔ یا پھر کسی دیوانے سا بنا کر

پاگل خانے کی کسی کو ٹھہری میں ڈال دیتا۔۔۔ تب کیا کر لینا تھا تم نے۔۔۔؟ اگر ہم حاصل پر شکر ادا کرنا اور مطمئن رہنا شروع کر دیں تو زندگی میں کبھی لا حاصل کی تمنا ہمیں تڑپائے ہی نہیں۔۔۔ مگر ہمارا مسئلہ یہ ہے ہم لا حاصل کہ پیچھے اتنا بھاگتے ہیں جو حاصل ہوتا ہے وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔۔۔ ہم بس اللہ سے تب تک راضی رہتے ہیں جب تک وہ ہماری دعائیں اسی وقت قبول کر لیتا ہے۔۔۔ جب ہمیں ہماری مرضی کی کوئی چیز نہیں ملتی تو ہم شکوہ کرنے لگ جاتے ہیں یا پھر جب ہمیں عطا کر دیا جاتا ہے تو ہم مغرور ہو جاتے ہیں ہم شکر بھول جاتے ہیں۔۔۔

سورۃ یونس آیات نمبر 12 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔۔۔

"اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔۔۔"

(کنز الایمان۔)

عائشہ کیا ہم ایسا ہی نہیں کرتے۔۔۔؟ دل سے بتاؤ حال پر شکر کیا کبھی۔۔۔؟ ماضی اور مستقبل کہ پیچھے بھاگتے ہوئے حال کو بھی بھول جاتے ہیں کس طرح ہمیں وہ نوازا رہا ہے۔۔۔ وہ ہمارے گرنے سے پہلے ہمارے لیے سہارا پیدا کر دیتا ہے۔۔۔ اور ہم ہیں کہ خود کو خود ہی خود ترسی میں مبتلا کیے بیٹھے ہیں۔۔۔

بتاؤ عائشہ کبھی عمر سے ہٹ کر اپنی زندگی پر غور کیا ہے۔۔۔؟ کبھی اس کی عطا کردہ نعمتوں کا حساب کیا ہے۔۔۔؟

عائشہ کا سر شرم سے جھک گیا۔۔۔

"مجھے سکون نہیں ملتا جنت۔۔۔" وہ شرم سے سر جھکائے بولی۔

"دل کا سکون تو اللہ کے ذکر میں ہے۔۔۔" جنت نے بہت سادہ ساحل بتا دیا اس کو۔

"پر مجھ سے تو اس نے سجدہ کی ہی توفیق چھین لی ہے ناراض ہو گیا ہے وہ مجھ سے۔۔۔" وہ جنت کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔ آنسو کی لکیر عائشہ کی آنکھوں سے نکل کر جنت کے دامن میں جذب ہو گئی۔

"خدا کبھی بھی اپنے بندوں سے ناراض نہیں ہوتا۔ ہم سمجھتے ہیں وہ ہم سے سجدہ کی توفیق چھین کر ناراض ہوتا ہے۔۔۔ بلکہ وہ تو ہمیں اپنے اور قریب کرتا ہے کبھی "توفیق" دے کر اور کبھی "توفیق" چھین کر۔ جب وہ "توفیق" چھینتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے وہ ہمیں پہلے سے زیادہ ہمارے سجدوں میں تڑپ اور اپنی محبت دینے والا ہے۔ کیونکہ جب "توفیق" چھین لی جاتی ہے تو بندہ زیادہ تڑپتا ہے رب کا قرب اور "توفیق" حاصل کرنے کے لیے آنسوؤں اور ندامت بھرے سجدے کرتا ہے۔ اور پھر جب "توفیق" عطا ہوتی ہے وہ پچھلی "توفیق" سے کہیں زیادہ بڑی ہوتی ہے۔۔۔" جنت نے محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"وہ اتنی محبت کرتا ہے اپنے بندوں سے۔۔۔؟" عائشہ حیرانگی سے جنت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔
www.kitabnagri.com
"ہاں بہت زیادہ۔۔۔" جنت نے مسکرا کر کہا۔

"وہ جب اتنی محبت کرتا ہے تو پھر انسانوں کی محبت کیوں ڈالتا ہے دل میں۔۔۔؟" عائشہ نے الجھ کر پوچھا۔
"تاکہ دیکھ سکے میرا کون سا بندہ مجھ تک پہنچتا ہے۔۔۔ جب ہم کسی انسان کو اللہ سے مانگتے ہیں تو ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا اس مانگنے کے دوران ہی ہمیں "اللہ" مل جاتا ہے پھر وہ "انسان"، ملے یا نہ ملے اس بات سے ہمیں فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔" جنت نے سکون سے جواب دیا۔

"مگر میں نے تو "انسان" کی طلب میں "رب" کو ہی گنوا دیا۔۔۔" اس کی آنکھیں پھر سے بھینگنے لگیں۔

"عائشہ، محبت کی حقدار تو صرف "رب" کی ذات ہے۔ ہم "انسان" کی محبت میں "رب" کی محبت کو ہی بھول جاتے ہیں۔۔۔ اس کے جلوؤں اور عطاؤں پر غور کیا جائے تو پھر کسی "انسان" کی محبت کی "اس کی محبت" کے سامنے کوئی اوقات ہی نہیں رہتی۔۔۔ دل تو پھر بس اس کی عطاؤں پر محبت سے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ جو اللہ سے زیادہ کسی انسان سے لو لگا لیتے ہیں وہ بے شک ظالموں میں سے ہیں۔۔۔۔۔" جنت نے پیار سے انسان اور اللہ کی محبت کا فرق واضح کیا۔

"میں پھر ظالم ہوئی ناں جنت۔۔۔ عمر کی محبت میں، میں اپنے "رب" کی محبت کو ہی بھول گئی۔ میں تو گمراہ ہو گئی۔۔۔" وہ پھر سے رو دی۔

"اور گمراہ، بھی تو وہی ہوتا ہے ناں جس کو راہ نصیب ہونی ہو۔۔۔ اور توبہ کا دروازہ تو آخری سانس تک کھلا رہتا ہے۔ وہ بہت رحیم ہے بہت جلدی معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔۔" جنت نے اس کی آنکھ سے نکلتے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھ بھی معاف کر گاناں۔۔۔۔۔؟" عائشہ اس کی گود سے سر اٹھا کر جنت کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ وہ اپنے سب بندوں سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔" جنت مسکرائی تو عائشہ نے الجھن اور شرم سے سر جھکا دیا۔

*

"لوگ" انسانوں" سے "رب" تک کا سفر کرتے ہیں۔۔ میں تو "انسان" کی خاطر "رب" کو ہی بھول گئی۔۔ کس قدر ظالم ہوں میں۔۔ میں اس کی عطا کو بھول کر خطا پر خطا کرتی چلی گئی۔۔ "وہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے کمرے کی اک نکر میں لگی بیٹھی تھی۔ جنت کی باتیں ہتھوڑے کی طرح اس کے ذہن پر برس رہیں تھیں۔۔۔۔۔ "یہ سب عمر کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی عمر۔۔۔۔۔" وہ خود سے باتیں کر رہی تھی۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے عائشہ۔۔ تم نے ہی اس ذات کا بھروسہ چھوڑ کر انسانوں سے امید باندھ لی تھی۔۔ تم عمر کو معاف نہیں کرو گی اور خود امید رکھ رہی ہو خدا تمہیں معاف کر دے۔؟ واہ۔۔۔۔۔" اس کا عکس اس کے سامنے ہنستا ہوا آکر بیٹھ گیا۔

"میں نے تو محبت کی تھی۔۔۔" عائشہ نے سر اٹھا کر اپنے عکس کو بتایا۔

"اللہ سے۔۔۔۔۔؟" اس کے عکس نے اس سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پھر سے سر جھکا گئی۔

"اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔" وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔

"تو معافی مانگ لو نا۔۔۔۔۔" اس کے عکس نے اس کو راہ دیکھائی۔

"شرم آتی ہے۔۔۔ کس منہ سے اس سے معافی مانگوں۔۔۔ جو مجھے عطا پر عطا کرتا گیا اور میں ناشکری میں اس سے ہی منہ موڑ بیٹھی۔۔۔ اور عمر۔۔۔

عمر نے توحہ کر دی۔۔ میری ہستی تک فنا کر دی۔۔ کس منہ سے جاؤ رب کے سامنے۔۔ نہیں مجھے معافی نہیں
۔۔ مجھے سزا ملنی چاہئے۔۔

عائشہ عمر تم معافی کے لائق نہیں ہو۔۔ تم سزا کی حقدار ہو۔۔ عائشہ عمر۔۔ "وہ زیر لب عائشہ عمر بار بار دہرا
رہی تھی۔۔ یک دم پھر اپنے بالوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر بلند آواز میں رونے لگ گئی اور اس کا عکس اس کو لگا
اس پر افسوس کرتے ہوئے اٹھ کر چلا گیا۔۔

"تم خوش ہو۔۔۔؟" وہ سحر کے حسین چہرہ پر چمک دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔
"ہاں بہت زیادہ۔۔۔" وہ مسکرائی۔۔ اتنی حسین مسکراہٹ کہ عمر کا دل چاہا اس کو دیکھتا ہی رہے۔
"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟" وہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے بولی۔
"یہی کہ کتنی خوبصورت ہو تم۔ ہماری جوڑی بہت حسین لگے گی۔۔۔" سحر اس کی بات پر شرما گئی۔
"پہلے جوڑی بن تولے۔۔۔" وہ ہنسی۔
www.kitabnagri.com

"کل تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے۔۔۔" عمر نے اس کو آنکھوں میں سموتے ہوئے کہا۔
"ابھی بتا دو ناں۔۔۔" وہ بے صبری سے بولی۔

"ناں۔۔ ناں ابھی نہیں کل۔۔۔" وہ مزہ لیتے ہوئے بولا۔

"تم بہت ہی واہیات ہو۔۔۔" وہ جل کر بولی۔

"عائشہ بھی یہی کہتی ہے۔۔۔" عمر کے لبوں پر مسکان آگئی جس کو دیکھ کر سحر کا منہ کڑوا ہو گیا۔

"یہ ہمارے درمیان عائشہ کہاں سے آگئی۔۔۔" وہ ناراضگی سے بولی۔

"اچھا بابا سوری۔۔۔ عائشہ کو اپنے اور تمہارے درمیان سے ہمیشہ کے لیے نکال رہا ہوں بہت جلد۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"خیر ہے زویا۔۔۔ بڑی تیار ہو کر آئی ہو اور یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" عائشہ نے ایک نظر اس پر اور ایک نظر کسین پر ڈالتے ہوئے کہا جو غباروں سے فل بڑا ہوا تھا۔

"ہاں۔ آج نور کی سالگرہ ہے اس کے لیے سر پرانز ہے۔۔۔" زویا مصروف لہجہ میں بولی

"نور ہے کدھر۔۔۔؟" عائشہ نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"اس کو 10 منٹ کے لیے بھیجا ہے یہ بول کر سر تمہیں بلارہے ہیں۔۔۔" زویا کی بجائے داؤد نے جواب دیا۔

www.kitabnagri.com

"گڈ۔۔۔ اور باقی لوگ کدھر ہیں۔۔۔؟" عائشہ نے داؤد سے پوچھا جو زویا کو غبارے پھلا کر دے رہا تھا۔

"حمزہ کو نور کے پیچھے بھیجا ہے تاکہ وہ اس کو اندر نہ آنے دے، افتخار صاحب نور کے لیے نظم لکھ رہے ہیں اور آپ کے میاں جی ابھی تشریف نہیں لائے۔۔۔" زویا نے تفصیل سے بتایا۔

"داؤد صاحب موقع اچھا ہے۔ نور کو پرپوز کر دیجیے گا۔۔۔" عائشہ داؤد کے قریب جا کر آہستہ سے بولی۔

داؤد نے ایک زخمی نگاہ عائشہ پر ڈالی اور پھر سر ہلا دیا۔

"یہ تم کیا بنی ہوئی ہو ادھر آؤ میں تمہیں ذرا تھوڑا سا تیار کروں۔۔۔۔" زویا کین سیٹ کر چکی تھی عائشہ پر نظر ڈالتے ہوئے بولی جو بلیو شرٹ اور سکن کیپری کے ساتھ سکن دوپٹہ لیے ہمیشہ کی طرح بالوں کو جوڑے میں لپٹے ہوئے تھی۔

"نہیں یار میں ٹھیک ہوں ایسے ہی۔۔۔" عائشہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔" وہ عائشہ کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھاتے ہوئے بولی اور جٹ سے اپنے ہاتھوں کے جوہر دیکھانے شروع ہو گئی۔

"اب دیکھو خود کو کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔" زویا وہ تقریباً 10 منٹ کی محنت کے بعد اس کے سامنے آئینہ کرتے ہوئے بولی تو عائشہ پھیکا سا مسکرا دی۔

"جب دل ویران ہو جائے تو دنیا کا کوئی بناؤ سنگھار چہرے پر رونق نہیں لا سکتا۔" وہ بس سوچ کر ہی رہ گئی "لو تمہارے میاں جی بھی آگئے ہیں۔ داؤد تم نور اور حمزہ کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔" زویا عمر کو آتے دیکھ کر داؤد اور عائشہ سے ایک ساتھ مخاطب ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"خیریت ہے آج۔۔۔۔؟" وہ عائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جو بالوں کو خلاف معمول کھلا چھوڑے ہلکا پھلکا سا تیار ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

عمر کے مخاطب کرنے پر بس ایک نظر اس پر ڈال کر خاموش ہو گئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ڈیر نور۔۔۔۔۔" داؤد کے ساتھ نور اور باقی لوگوں کو داخل ہوتے دیکھ کر زویا نے شور مچانا شروع کر دیا۔ تو عمر نے پیچھے گھوم کر دیکھا۔

نور اب کیک کاٹ رہی تھی عمر نے دیکھا عائشہ پھلکی سی مسکان کے ساتھ نور کے ساتھ کھڑی ہے۔

"آج میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تم سے نور۔۔۔۔۔" داؤد اچانک بولا تو سب نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میری محرم بنوں گی۔۔۔۔۔؟" داؤد نے اس پر نظریں جماتے ہوئے کہا تو سب نے تالیاں بجانا شروع کر دیں نور نے ہلکا سا سر ہلایا تو حمزہ نے یہ خوبصورت لمحات کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیے۔

"چلو بھی دونوں کیپلز ایک ایک تصویر ہو جائے۔ داؤد صاحب آپ بھی ادھر آئیے اور عائشہ آپ بھی عمر کے پاس ہو کے ذرا کھڑی ہوں۔۔۔۔۔" حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عائشہ کو عمر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑا۔

"ماشاء اللہ جی جوڑی اچھی لگ رہی ہے" حمزہ نے کیمرے کی آنکھ میں ان کو بند کرتے ہوئے کہا تو عائشہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ بھلا ساتھ کھڑا ہونے سے کوئی زندگی بھر کا ساتھ تھوڑی دیتا ہے۔ جب دل ہی ایک دوسرے سے بہت دور ہوں تو کیا فرق پڑتا ہے جوڑی اچھی لگ رہی یا نہیں۔ وہ چپکے سے آنکھیں صاف کرتی ہوئی باہر لان کی طرف آگئی۔۔۔۔۔

"عائشہ۔۔۔۔۔" عمر نا جانے کب اس کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ عائشہ نے اس کی آواز پر پیچھے مڑ کے دیکھا۔

عمر حیات محبت میں "تو" اور "میں" نہیں ہوتی۔ جہاں "تو" اور "میں" ہوتی ہے وہاں محبت نہیں ہوتی۔ یہ تو فقیر کی طرح ہوتی ہے کچھ نہ بھی دو گے تو دعوادے کر چلی جائے گی۔۔۔ تم نے جو کیا "اپنے" لئے کیا۔۔ میں جو کروں گی، تمہارے "لیے کروں گی۔۔۔۔۔" عائشہ نے بے داری سے آنکھیں صاف کر کیں۔

"مجھے معاف کر دو عائشہ۔۔ میں مجبور ہوں دل کے ہاتھوں۔۔۔" وہ اب اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا لوگ بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں سولی پر چڑھا کر جلا دکی طرح جان نکالتے ہیں اور پھر لاش سے کہتے ہیں ہمیں معاف کر دو۔

عائشہ کا دل چاہا بولے بھلا کسی کا قاتل کرنے کی بھی کوئی معافی ہوتی ہے بھلا۔

"جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔۔۔"

(آل عمران: 134)

عائشہ کے کان میں دھیرے سے کوئی بولا اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"میں نے تمہیں معاف کیا عمر۔۔ ہر ظلم، ہر زیادتی ہر بدلہ معاف کیا۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

"میں نے بہت برا کیا تمہارے ساتھ۔۔۔" وہ اعتراف کرتے ہوئے بولا۔

"تمہیں مجھ سے کہیں زیادہ اچھا پار ٹرن ملے گا۔۔۔" وہ اس کا بچوں کی طرح دل بہلاتے ہوئے بولا جیسے کوئی

من پسند کھلونے کو دیکھ کر کہے یہ رہنے دو آگے اس سے زیادہ اچھا کھلونا ہے۔ چیز ہو یا انسان دل کو تو ہمیشہ من

پسند ہی اچھی لگتی ہے نا۔۔۔۔

"مجھے تمہاری ان باتوں کی ضرورت نہیں ہے عمر۔۔۔ مجھے جس کو رخصتی سے پہلے ہی اس کا شوہر 3 لفظ دے دے۔ کیا دوسروں کے سامنے عزت رکھ سکے گی اپنی۔۔۔ سب لوگ یہی کہیں گے نا۔۔۔ ضرور کوئی لڑکی میں عیب تھا جو شوہر نے ٹائم سے ہی جان چھڑالی۔ اور پتہ ہے کوئی اگر رشتہ اگر غلطی سے آ بھی گیا تو پتہ ہے کوئی رنڈو یا پھر 2 3 بچوں کا باپ ہو گا۔ جس کی پہلی بیوی یا تو مر چکی ہو گی یا پھر چھوڑ کر جا چکی ہو گی۔۔۔ اور وہ بھی اگر تمہاری چھوڑ گیا تو اور میں تو کبھی کسی اور کا خیال تک نہیں لایا دل میں، زندگی میں شامل کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔؟" آخری جملہ بولتے ہوئے اس کی آنکھیں بھر آئیں عمر کو لگا وہ زیادتی کی آخری حدوں پر تھا اور وہ صبر کی آخری حدوں پر۔۔۔

"عائشہ بس یہ سمجھ لو میں تمہارا کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔۔"

"جو ہر کسی کا ہو جائے وہ میرا کیسے ہو سکتا ہے عمر۔۔۔؟" وہ عجیب انداز میں بولی

"میں نے سچ میں ظلم کیا ہے۔۔۔۔" عمر مدہم لہجہ میں بولا۔

"نہیں تم نے نہیں۔ میں خود اپنے ساتھ ظلم کیا ہے۔۔۔۔" وہ آنسوؤں سے ترچہرہ کے ساتھ بولی تو عمر نے سراٹھا کر حیرت سے دیکھا اسے۔

"ہاں میں نے ظلم کیا ہے۔۔۔ میں چاہتوں کی آخری حد تک تمہیں چاہا ہے۔۔۔ پتہ ہے انتہا کی چاہت کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔ موت ہوتی ہے بربادی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اس کا گلہ اب آنسوؤں سے رندھ گیا۔

انتہا کی چاہتوں کا حق تو صرف رب کی ذات کو ہے۔۔۔ عشق پر حق تو اللہ کا ہے۔ اس کا عشق سچا ہے بس۔ سب
محبست فنا ہیں۔۔۔ میں اس کی محبت کی بجائے۔۔۔ تمہاری محبت میں۔۔۔ خود کو فنا کر بیٹھی۔۔۔ میں تمہیں
تمہارے حق اور اپنی۔۔۔ اوقات سے زیادہ۔۔۔ چاہا۔۔۔

اتنی محبت تو خدا سے کرتی۔۔۔ تو وہ مجھے مل۔۔۔ جاتا۔۔۔

مگر میں تو مٹی کی خوائش میں مٹی ہو گئی۔۔۔

میں۔۔۔ خاکی کی خوائش۔۔۔ میں نور سے۔۔۔ تعلق ختم کر بیٹھی۔۔۔

اور جب نور چلا جاتا ہے ناں سب ختم ہو جاتا ہے۔۔۔

سب فنا ہو جاتا ہے۔

میں۔۔۔ تمہاری۔۔۔ خاطر۔۔۔ رب ناراض۔۔۔ کر بیٹھی۔۔۔ اور تم نے۔۔۔ مجھے۔۔۔ ہی۔۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شدت سے رونے لگی۔

بتاؤ میں ظلم ہوں ناں۔۔۔ سزا تو۔۔۔ ملنی چاہیے مجھے۔۔۔ میں حق دار ہوں۔۔۔۔۔ "لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی زبان
سے ادا ہو رہے تھے۔۔۔ اس نے عمر کے ہاتھ سے پیرزلیتے ہوئے گیت کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"عائشہ۔۔۔ تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ابھی مت جاؤ۔۔۔۔۔" عمر فوراً اس کے پیچھے بھاگا۔

"ابھی تو ٹھیک ہوئی ہوں۔۔۔۔۔" وہ لڑکھراتے قدموں کے ساتھ عجیب انداز میں بولی۔

"اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے عائشہ۔۔۔۔۔؟" عمر کو اس کی حالت پر ترس آیا۔

"تھی۔۔۔" اب نہیں ہے۔۔۔ "وہ طنزیہ انداز میں ہنسی۔

"محبت۔۔۔ ختم ہو گئی ہے۔۔۔ مگر وفا۔۔۔ اور بھرم ابھی باقی ہے۔۔۔ اپنا بھی تو بھرم رکھنا ہے۔۔۔ تمہارا بھی تو بھرم رکھنا ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے عجیب انداز میں بول کر گیٹ کے باہر قدم رکھ دیے۔

"عائشہ کچھ ایسا مت کرنا جس سے مجھے تکلیف ہو۔۔۔" وہ اس کے الفاظ کو سمجھتے ہوئے التجا کر رہا تھا۔

"تمہاری خوشی کے لیے ہی تو اتنا سب کر گئی۔۔۔ اب تمہیں تکلیف نہ دینے کے لیے کیا کروں۔۔۔؟ میری زندگی تو تمہارے گرد گھومتے گھومتے ہی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔" وہ اب سڑک کے کنارے کنارے چل رہی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے جب بھی یہ ہاتھ اٹھے تمہارے لیے اٹھے، اور کتنی ہی عجیب بات ہے یہ ہاتھ دعا سے گرے بھی تو تمہاری خاطر گرے۔ میں تو خاکی کی طلب میں خاک ہو گئی۔۔۔۔۔ اب کیا رہ گیا ہے اس خاک کے پتلے میں۔۔۔ میں تو نہ دنیا کی رہی نہ ہی آخرت کی۔۔۔۔۔"

نہ حقیقی مل سکا نہ مجازی۔۔۔۔۔ مجازی کی طلب میں حقیقی بھی کھو دیا۔۔۔۔۔ "وہ آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے کہتے ہوئے سڑک پر اتر گئی۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں عائشہ۔۔۔۔۔" عمر نے ایک نظر سڑک پر ڈالتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا جہاں معمول سے زیادہ ٹریفک نظر آرہی تھی۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ چکے ہو عمر۔۔۔۔۔" وہ آرام سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے سڑک کی جانب بڑھ گئی۔

عمر کنارے پر کھڑا اس کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس نے سڑک کے درمیان میں جا کر ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا وہ بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ اس کو دیکھ کر مسکرائی اور پھر ایک نظر ہاتھ میں موجود آزادی کے پروانے کو دیکھا۔

اور عمر نے اس کی جانب بڑھتے ہوئے سڑک کو دیکھا ایک لمحہ کو اس کا سانس بند ہوا۔

"عائشہ۔۔۔۔۔" عمر نے چیخنا چاہا۔ مگر اس کی آواز کہیں خلق میں ہی دب کر رہ گئی۔

صرف چند لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔ آزادی کے پروانے سے روح کے آزاد ہونے کا سفر۔۔۔ بنا کسی چیخ کے سڑک پر کوئی گر اور فضا میں ان دونوں کا بھرم کہیں کھوسا گیا۔

"دیکھو میں تمہارے لیے گلاب لے کر آیا ہوں۔۔۔ تمہیں پسند ہیں نا۔۔۔؟"

دیکھو بالکل تازہ ہیں۔۔۔ اٹھو تو سہی۔۔۔ دیکھو تو سہی۔۔۔ "وہ بڑے مان اور محبت سے بول رہا تھا۔

"تم تو کہتی تھی میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہو سکتی۔۔۔ اب اپنی بات سے کیوں پھر گئی ہو۔۔۔؟ سنو تو سہی

دیکھو۔۔۔ تمہاری حیات تمہارے سامنے بیٹھی ہے اور تمہارے نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے۔۔۔ "وہ مٹی کے ڈھیر پر بیٹھا مٹی سے باتیں کر رہا تھا۔

"اٹھو بیٹا، اب گھر جاؤ۔۔۔ رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" مٹی میں موجود مٹی کے رکھوالے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"باباجی اس کو کہیں ناں ایک دفعہ مجھ سے بات کر لے۔۔۔ میں چلا جاؤں گا۔۔۔ آپ بولیں ناں اس کو۔۔۔۔۔" وہ سر اٹھائے آنسو سے ترچہ کے ساتھ ان کی منت کر رہا تھا۔

"جانے والے واپس نہیں آتے پتر حوصلہ رکھ۔۔۔۔۔" انہوں نے اس اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جن کو اپنے ہاتھوں سے گنویا ہو باباجی ان کے جانے پر حوصلہ کہاں سے آتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ مٹی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"یہ کہتی تھی۔۔۔ میں تمہاری آنکھ میں ایک آنسو تک نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ اب اس کو میرا آنسو سے بھیگا چہرہ نظر نہیں آتا کیا۔۔۔؟ کہتی تھی تم میری حیات ہو۔۔۔ تم سے ناراض نہیں رہ سکتی۔۔۔ باباجی اس کو کہیں ناں بس ایک دفعہ اٹھے۔۔۔ اس کو بتائیں لوگوں کے سامنے ایک پرفیکٹ زندگی گزارنے والا بھی اندر سے خالی ہے۔۔۔ دنیا کی نظر میں سب کچھ ہے میرے پاس پاس۔۔۔ سحر بھی ہے۔۔۔ مگر اب میں راتوں کو اٹھ جاتا ہوں۔۔۔ محبت کے قتل پر روتا ہوں۔۔۔ یہ جاتے جاتے میرا بھرم تو رکھ گئی مگر باباجی ایک بہت بڑا ظلم کر گئی۔۔۔

اس کی بات پر انہوں نے سر اٹھا کر اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

مجھے معاف کر گئی باباجی۔۔۔۔۔ میرا ہر ظلم مجھے معاف کر مجھے اپنی محبت کی دوڑ میں بندھ کر خود غائب ہو گئی۔۔۔۔۔ اس کو پچھلے سات سالوں سے بتا رہا ہوں تمہارے جانے کے بعد مجھے عشق ہو گیا تم سے۔۔۔ روز آکر اقرار کرتا

ہوں مگر میرا اعتبار ہی نہیں کرتی۔۔۔ میری بات کا جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔ اتنی ناراضگی اچھی ہوتی ہے کیا۔۔۔؟ کہتی تھی۔۔۔ تم دنیا کے سب سے خوش نصیب آدمی ہو کیوں کہ تمہارے پاس میں ہوں۔۔۔ اور جس کے پاس عشق کی انتہا ہو اس کو اور کیا چاہیے۔۔۔؟ بالکل ٹھیک کہتی تھی۔۔۔ میں خود اس کو گنوا دیا۔۔۔ اور قدر تو پھر کھو جانے کے بعد ہی ہوتی ہے نا۔۔۔۔؟" وہ بچوں کی طرح ان کی گود میں سر رکھ کر رو پڑا۔

"بس بچہ۔۔۔ یہ عشق کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔۔۔ اس کی رمز ہی دکھری ہوتی ہے۔ یہ سارے سبق یاد کروا کر امتحان لیتا ہے۔ اس کے قاعدے اس کے اصول بہت اوکھے ہوتے ہیں۔ ہر بندہ اس میں پاس نہیں ہو سکتا۔ جہاں سے فنا کے سفر کی انتہا ہوتی ہے وہاں عشق کی ابتدا ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور رات دے پاؤں دھیرے دھیرے بیتنے لگی۔۔۔

*

(ختم شد)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

